عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان
ہفت روزہ
ختم نبوۃ
INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۴۱ | ۱۰ تا ۱۷ محرم الحرام ۱۴۴۴ھ مطابق ۸ تا ۱۵ اگست ۲۰۲۲ء | شمارہ: ۳۰

مولانا زرین احمدؒ
حیات و خدمات

محرم الحرام
فضائل و احکام

مرزا قادیانی کے عقائد و نظریات
قادیانی تحریروں کی روشنی میں

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

بچے کی شیر خوارگی کا زمانہ

س:......ایک لڑکی نے خالہ کا دودھ غلطی سے پی لیا، خالہ سورہی تھی نیند میں بچی نے تھوڑا سا دودھ پانچ یا سات منٹ پیا ہوگا، آنکھ کھلتے ہی خالہ نے بچی کو ہٹادیا۔ اب یہ پوچھنا ہے کہ خالہ کے بیٹے کی اس بچی سے شادی ہوسکتی ہے یا نہیں؟ دودھ پیتے وقت بچی کی عمر دوسال ایک ماہ تھی جبکہ لڑکے کی عمر اس وقت ایک سال سات ماہ تھی۔ نیز بچی دوسال کی ہوئی تو ماں نے دودھ چھڑوادیا تھا، لیکن زیادہ روتی تھی تو ماں نے پھر پلانا شروع کردیا تھا، اب پوچھنا یہ ہے کہ حدیث کے مطابق عمر دوسال سے اوپر ہو تو رضاعت ثابت نہیں ہوتی، لہٰذا اس صورت حال میں ہماری راہنمائی فرمائیں۔

ج:......صورت مسؤلہ میں دودھ کا رشتہ صرف بچے کی شیر خوارگی کے زمانہ میں دودھ پینے سے قائم ہوتا ہے اور شیر خوارگی کا زمانہ دوسال ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ڈھائی سال ہے۔ اس مدت کے بعد اگر بچہ دودھ پیئے تو حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ لہٰذا لڑکی نے چونکہ دوسال ایک ماہ کی عمر میں دودھ پیا ہے اور حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس سے حرمت ثابت ہوتی ہے، اس لئے احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ لڑکی کا نکاح دودھ پلانے والی خالہ کے کسی لڑکے سے نہ کیا جائے۔ چونکہ وہ ان کی رضاعی بیٹی ہے۔

خون دینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی

س:......مرد، عورت ایک دوسرے کو خون دے سکتے ہیں؟ اس سے حرمت تو ثابت نہیں ہوگی؟

ج:......خون دینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ اس لئے ضرورت کے وقت مرد یا عورت ایک دوسرے کو خون دے سکتے ہیں، اس میں کوئی حرج نہیں۔

ایک دوسرے کا جھوٹا کھانا پینا

س:......کیا لڑکا، لڑکی ایک دوسرے کا جھوٹا کھا پی سکتے ہیں؟ کیا اسلام میں اس بات کی اجازت ہے؟

ج:......چھوٹے اور ناسمجھ بچے تو ایک دوسرے کا جھوٹا کھا سکتے ہیں، مگر عاقل بالغ اور سمجھ دار لڑکا اور لڑکی کے لئے ایک دوسرے کا جھوٹا کھانا یا پینا شرعاً مکروہ ہے، اس لئے اجتناب کیا جائے۔

نکاح کے چھ ماہ بعد پیدا ہونے والے بچہ کا نسب

س:......کیا نکاح کے چھ ماہ بعد پیدا ہونے والا بچہ ثابت النسب ہوگا یا نہیں؟

ج:......شرعاً اگر نکاح کے چھ ماہ کے بعد بچہ پیدا ہو تو وہ شوہر کا ہی قرار دیا جاتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مجلسِ ادارت

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، علامہ احمد میاں حمادی،
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۴۱ ۹ تا ۱۶/محرم الحرام ۱۴۴۴ھ، مطابق ۸ تا ۱۵/اگست ۲۰۲۲ء شمارہ:۳۰

سرپرست
حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ
مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری

مدیرِ اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیرِ اعلیٰ
مولانا اللہ وسایا

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفی

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن مینیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

سالانہ تحفظ ختم نبوت کورس، کراچی	۵	محمد اعجاز مصطفی
ماہ محرم الحرام.... فضائل و احکام	۷	مفتی محمد راشد ڈسکوی
سیّدنا حضرت حسینؓ.... حیات مبارکہ	۹	مولانا ندیم احمد انصاری
عیسائی پادریوں سے چند سوالات (۹)	۱۲	مولانا فضل محمد یوسف زئی مدظلہ
مولانا زرین احمد خان رحمۃ اللہ علیہ.... حیات و خدمات	۱۶	حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ
مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد و نظریات	۱۸	سیّد شجاعت علی گیلانی
دعوتی و تبلیغی اسفار	۲۲	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
تحفظ ختم نبوت کورس برائے خواتین	۲۶	مولانا محمد قاسم، کراچی

بیاد
امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرِ تعاون
امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر
فی شمارہ ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰/روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 001001096468O019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 001001096471O018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

عہدِ نبوت کے ماہ وسال

تالیف: علامہ مخدوم محمد ہاشم سندھی ٹھٹھوی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

عرضِ مترجم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی!

الشیخ العلامۃ مولانا مخدوم محمد ہاشم سندھی (ٹھٹھوی) الامام الحجہ شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ کے ہم عصر اور خطۂ سندھ کے گویا دُوسرے شاہ ولی اللہ تھے۔علومِ اسلامیہ،تفسیر وحدیث،فقہ واُصولِ فقہ،کلام وتصوّف،سیر وتاریخ اور شعر واَدب میں اپنے دور کے اِمام تھے،اور علم وفضل،خشیت وانابت اور زُہد وتقویٰ میں نادرۂ روزگار ــــــــ عمرِ عزیز کا بیشتر حصہ تعلیم وتدریس،تصنیف وتالیف،وعظ واِرشاد،اِحیائے سنت،ترویجِ شریعت اور رَدِّ بدعات میں صَرف ہوا۔

تصنیف وتالیف میں مخدوم مرحوم کو قدمِ راسخ اور یدِ طولیٰ حاصل تھا،اوقات میں برکت اور قلم میں روانی تھی،عربی،فارسی اور سندھی تینوں زبانیں بلاتکلف لکھتے اور بولتے تھے،علومِ اسلامیہ کا کوئی شعبہ اور وقت کا کوئی اہم مسئلہ ایسا نہ ہوگا جس پر موصوف نے قلم نہ اُٹھایا ہو،مگر سرعتِ قلم اور موضوع کے تنوّع کے باوصف کیا مجال ہے کہ کوئی تصنیف متانت وثقاہت کے بلند معیار سے ذرا بھی نیچے اُتر آئے...!

’’بذل القوۃ‘‘ سیرتِ نبوی پر موصوف کی اچھوتی تالیف ہے، جسے چند سال ہوئے ’’لجنۃ احیاء الادب السندھی حیدرآباد سندھ‘‘ نے شائع کیا ہے۔کتاب کی گوناگوں خصوصیات کے پیشِ نظر مناسب معلوم ہوا کہ اس کا ترجمہ کیا جائے،وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِیْنُ!

محمد یوسف لدھیانوی

خطبہ مصنفؒ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَمَنْ نحا نحوہ، وبعد!

فقیر محمد ہاشم بن عبدالغفور بن عبدالرحمٰن سندھی ٹھٹھوی عرض پرداز ہے کہ یہ ایک مختصر رسالہ ہے جس میں ان واقعات وحوادث کو تاریخی ترتیب سے قلم بند کیا گیا ہے، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تیئس سالہ عہدِ نبوّت میں پیش آئے،یعنی ۱۳ سالہ مکی دور اور دہ سالہ مدنی دور کے حالات وواقعات اور غزوات۔اس کا آغاز ۵؍ ذی الحجہ ۱۱۶۶ھ کو ہوا اور اسے ’’بذل القوّۃ فی حوادث سنی النبوّۃ‘‘ کے نام سے موسوم کیا۔کتاب دو حصوں پر مرتب کی گئی ہے،حصۂ اوّل میں مکی دور کے واقعات،اور حصۂ دوم میں مدنی دور کے،اس حصے کے تین باب ہوں گے:

بابِ اوّل:...غزوات، بابِ دوم:...سرایا وبعوث،بابِ سوم:...دیگر واقعات.

فَأَقُوْلُ وَبِاللّٰہِ أَسْتَعِیْنُ!

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

سالانہ تحفظ ختم نبوت کورس، کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے قیام (جنوری ۱۹۴۹ء) سے آج تک ہر میدان میں قادیانی فتنے کا مقابلہ کرتی آ رہی ہے۔ تحفظ ختم نبوت کی تاریخ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا نام جلی عنوان کے ساتھ اور اس کی خدمات سنہری حروف میں درج کیے جانے کے لائق ہیں۔ تقریر سے لے کر تحریر تک، خطبات سے لے کر صحافت تک، منبر سے لے کر اسٹیج تک اور مقامی سطح کی تحریک سے لے کر قومی اسمبلی اور سینیٹ تک، مقامی عدالت سے لے کر عدالت عظمیٰ تک اور پاکستان کی عدالتوں سے لے کر بیرونی دنیا کی عدالتوں تک ہر شعبۂ ہائے زندگی میں عقیدۂ ختم نبوت کی بازگشت الحمدللہ! اسی جماعت کی قربانیوں کا نتیجہ ہے۔ فتنۂ قادیانیت کا علمی سطح پر رد کرنے کے لئے شروع دن سے آج تک دار المبلغین کے تحت علماء وطلبہ کی تیاری کرائی جاتی ہے اور انہیں علم وتحقیق کے دلائل وبراہین سے مسلح کیا جاتا ہے۔ ہر سال علماء کرام کے لئے ایک سالہ تخصص فی علوم ختم نبوت اور دینی وعصری طلبہ کے لئے شعبان المعظم میں بیس روزہ ردِ قادیانیت کورس مرکز ختم نبوت چناب نگر میں کرایا جاتا ہے اور پورے ملک کے تقریباً ہر شہر اور گاؤں کی مساجد ومدارس، اسکولوں اور اکیڈمیوں میں مختصر دورانیے کی تربیتی نشستوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے، جن میں مبلغین ختم نبوت اور ماہرین فن اسباق پڑھاتے ہیں۔ اسی حسین لڑی کی ایک سنہری کڑی عیدالاضحیٰ کی تعطیلات میں دفتر ختم نبوت کراچی میں کرایا جانے والا کورس ہے۔ یہ کورس پہلی بار ۱۴۲۷ھ مطابق ۲۰۰۷ء میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر شہید ناموس رسالت حضرت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ کی سرپرستی میں منعقد ہوا، جس میں حضرت جلال پوری شہیدؒ، حضرت مولانا قاضی احسان احمد (مرکزی مبلغ) اور راقم الحروف مدرسین تھے۔ تب سے آج تک ہر سال باقاعدگی سے یہ کورس منعقد ہوتا آ رہا ہے، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں، مبلغین اور ماہرین فن کے علاوہ کراچی کے بڑے دینی مدارس جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن، جامعہ دارالعلوم کورنگی، جامعہ فاروقیہ ودیگر اداروں سے بھی اساتذہ کرام اس کورس میں پڑھانے کے لئے تشریف لاتے ہیں۔ رواں سال ۱۴۴۳ھ/۲۰۲۲ء اس کورس کا سولہواں سال ہے۔

اس سال یہ کورس ۱۳ تا ۱۶ ذوالحجہ ۱۴۴۳ھ مطابق ۱۳ تا ۱۶/ جولائی ۲۰۲۲ء بروز بدھ تا ہفتہ منعقد ہوا۔ صبح ۸ بجے تا دوپہر ایک بجے اسباق ہوتے، اس کے بعد طلبہ کو کھانا کھلایا جاتا پھر چھٹی ہو جاتی۔ سال رواں کے اس کورس میں کتاب ''آئینۂ قادیانیت'' حصوں میں تقسیم کرکے مختلف اساتذہ کرام نے پڑھائی، جن میں جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے نائب مہتمم مولانا سیّد احمد یوسف بنوری، مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا قاضی

احسان احمد، جامعہ قرطبہ کلفٹن کے شیخ الحدیث مولانا الطاف الرحمٰن عباسی، جامعہ اشرف المدارس گلستان جوہر کے ناظم تعلیمات مولانا سیّد حسین احمد، جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کے استاذ الحدیث مولانا محمد نعمان، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغین مولانا عبدالحئی مطمئن اور مولانا محمد قاسم، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے اضلاع کے مسؤلین مولانا محمد عادل غنی، مولانا محمد رضون، مولانا محمد شعیب کمال اور مولانا محمد کلیم اللہ نعمان شامل تھے۔ ان کے علاوہ جامعہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات محمد علی سوسائٹی کے مہتمم حضرت مولانا مفتی شفیق احمد بستوی مدظلہ نے ''اہمیت تحفظ ختم نبوت''، جامعہ انوار القرآن ناگن چورنگی کے رئیس التحصص فی الفقہ مفتی نصر اللہ صاحب نے ''اصول وآدابِ مناظرہ''، فاسٹ یونیورسٹی کے پروفیسر مفتی محمد شہزاد شیخ نے ''گستاخِ رسول کی شرعی سزا''، کراچی یونیورسٹی کے پروفیسر مولانا ڈاکٹر محمد اسماعیل عارفی نے ''تعارف وتعاقب عیسائیت'' اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قانونی مشیر جناب منظور احمد میو راجپوت ایڈووکیٹ نے ''قانون تحفظ ناموس رسالت'' کے عنوانات پر لیکچر دیے۔ آخر میں مولانا قاضی احسان احمد صاحب نے ''تحفظ ختم نبوت کے کام کرنے کا طریقہ'' کے موضوع پر خصوصی بیان فرمایا۔ کورس کے چوتھے روز ۱۱ تا ۱۲ بجے طلبہ کو امتحان کی تیاری کرنے کا وقت دیا گیا تھا، اس کے بعد ۱۲ تا ایک بجے تحریری امتحان ہوا اور یہ سلسلہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

امسال کورس میں ۲۵۵ طلبہ نے حصہ لیا، جن میں سے ۱۵۸ نے امتحان میں شرکت کی اور ۱۴۷ شرکائے امتحان کامیاب قرار پائے۔ ان طلبہ کے اعزاز میں کورس کی اختتامی تقریب ۲۸/ذوالحجہ ۱۴۴۳ھ مطابق ۲۸/جولائی ۲۰۲۲ء بروز جمعرات مغرب تا عشاء دفتر ختم نبوت میں منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مولوی حافظ محمد شاہ رخ نے ہدیۂ حمد ونعت پیش کیا، جب کہ مولانا قاضی احسان احمد صاحب نے خصوصی خطاب فرمایا۔ تقریب میں اول، دوم، سوم پوزیشن لینے والے طلبہ کو کتابوں کا سیٹ، سوٹ، عطر اور خوبصورت اسناد دی گئیں، جب کہ تمام کامیاب طلبہ کو اسناد کے ساتھ ''خطباتِ تحفظ ختم نبوت'' اور عطر کا ہدیہ دیا گیا۔ کورس میں پڑھانے والے اساتذہ کی خدمت میں بھی کتابوں، سوٹ اور عطر کے ہدایا پیش کیے گئے اور تقریب کے بعد تمام شرکاء کی طعام سے تواضع کی گئی۔

اللہ تعالیٰ اس کورس کے تمام اساتذہ وطلبہ، منتظمین اور خدام کو جزائے خیر عطا فرمائے، اپنی نعمتوں سے مالا مال فرمائے، ہم سب کو ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہمیشہ قبول فرمائے رکھے، روزِ محشر خاتم النبیین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے ہم سب کو بہرہ مند فرمائے، آمین بحرمۃ النبی الکریم۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیّدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

ماہِ محرم الحرام

فضائل واحکام

مفتی محمد راشد ڈسکوی

اسلامی سال کے اس پہلے مہینے کی اللہ کے ہاں بڑی قدر ہے، یہ عظمت والے مہینوں میں سے ایک مہینہ ہے، تاریخی روایات کے مطابق اس مہینے میں بہت سے عظیم الشان واقعات پیش آئے، اس ماہ سے متعلق اَحکامات کے اعتبار سے صحیح اور مستند احادیث سے جو امور سامنے آتے ہیں وہ صرف چار ہیں:

ماہِ محرم الحرام میں پہلا حکم:

اسلامی ماہ وسال کے دیگر مہینوں کی طرح اس مہینے کا بھی چاند دیکھنا مسنون عمل ہے، اوراس موقع پر دعا پڑھنا بھی مسنون ہے، احادیث مبارکہ میں چاند دیکھ کر پڑھی جانے والی دعاؤں میں سے ایک ذکر کی جاتی ہے:

”اَللّٰھُمَّ أَھِلَّهُ عَلَیْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِیْمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ، وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ رَبَّنَا وَتَرْضٰی، رَبُّنَا وَرَبُّکَ اللّٰہُ.“

[سنن الدارمی، رقم الحدیث: ۱۶۸۷]

ترجمہ: ”اے اللہ! اس چاند کو ہم پر امن و ایمان، سلامتی و اسلام اور ایسے کاموں کی توفیق دینے کے ساتھ طلوع کر جن کو تو پسند کرتا ہے اور جن سے تو راضی ہوتا ہے، اے چاند! تیرا اور ہمارا پروردگار صرف اللہ ہی ہے۔“

ماہِ محرم الحرام میں دوسرا حکم:

محرم الحرام چونکہ اشہرِ حرم میں سے ہے، یعنی: یہ مہینہ بنسبت دیگر مہینوں کے زیادہ عظمت اور فضیلت والا مہینہ ہے، جس کی وجہ سے اس مہینہ کا احترام کرنا بھی لازم ہے، اور احترام یہ ہے کہ اس مہینہ میں گناہوں سے بچنے کا خصوصی اہتمام کیا جائے، اور عبادات کی کثرت کی جائے، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ اپنی تفسیر ”معارف القرآن“ [۴/۳۷۲] میں امام جصاص رحمہ اللہ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

”امام جصاص رحمہ اللہ نے احکام القرآن میں فرمایا کہ اس میں اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ ان برکت والے مہینوں کا خاصہ یہ ہے کہ ان میں جو شخص کوئی عبادت کرتا ہے اس کو بقیہ مہینوں میں بھی عبادت کی توفیق اور ہمت ہوتی ہے، اسی طرح جو شخص کوشش کر کے اِن مہینوں میں اپنے آپ کو گناہوں اور بُرے کاموں سے بچا لے تو باقی سال کے مہینوں میں اس کو اُن برائیوں سے بچنا آسان ہو جاتا ہے، اِس لئے ان مہینوں سے فائدہ نہ اُٹھانا ایک عظیم نقصان ہے۔“

ماہِ محرم الحرام میں تیسرا حکم:

اس ماہِ مبارک میں مطلقاً کسی بھی دن روزہ رکھنا ہے، کیونکہ احادیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ رمضان کے بعد سب سے افضل روزہ اس مہینہ کے اندر رکھا ہوا روزہ شمار ہوتا ہے، نیز! نو اور دس محرم یا دس اور گیارہ محرم کا روزہ رکھنا اور بھی زیادہ فضیلت کی چیز ہے، چناں چہ سنن ابی داؤد (رقم الحدیث: ۲۴۲۹) کی حدیث میں وارد ہے کہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”أَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ شَھْرِ رَمَضَانَ شَھْرُ اللّٰہِ الْمُحَرَّمُ، وَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْمَفْرُوْضَةِ صَلَاةٌ مِنَ اللَّیْلِ.“

ترجمہ: ”رمضان کے روزوں کے بعد سب سے افضل اللہ کے مہینہ محرم کے روزے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل رات کی نماز (تہجد) ہے۔“

مذکورہ حدیث مبارکہ سے تو پورے ماہِ محرم میں کسی بھی دن روزہ رکھنے کی فضیلت معلوم ہوئی کہ رمضان المبارک کے بعد سب سے افضل روزے اس مہینے کے ہیں، لیکن اس کے ساتھ ساتھ احادیث مبارکہ سے اس مہینے کے مخصوص ایام، یعنی: عاشورا کے دن کے روزے کی فضیلت بھی معلوم ہوتی ہے، اس دن کے روزے کا اہتمام جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی فرمایا کرتے تھے اور اپنی امت کو بھی اسی کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: ”میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سوائے ماہ رمضان اور یوم عاشوراء کے کسی بھی فضیلت والے دن کے روزے کا اہتمام اور فکر کرتے نہیں دیکھا“ [صحیح البخاري، رقم الحدیث: ۲۰۰۶]

اسی طرح حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”أَرْبَعٌ لَمْ یَکُنْ یَدَعُھُنَّ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: صِیَامَ عَاشُوْرَاءَ، وَالْعَشْرِ، وَثَلَاثَةَ أَیَّامٍ مِنْ کُلِّ شَھْرٍ، وَرَکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ“

[سنن النسائی، رقم الحدیث: ۲۴۱۸]

ترجمہ: ”چار چیزیں ایسی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں کبھی نہیں چھوڑتے تھے، [1]: عاشورا کا روزہ، [2]: ذی الحجہ کے پہلے عشرے کے روزے، [3]: ہر مہینے کے تین روزے، [4]: فجر سے پہلے کی دو رکعتیں۔“

ایک لمبی حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشوراء کے روزے کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ، أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ، وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ، وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ، أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ.“ [صحیح مسلم، رقم الحدیث:۱۱۶۲]

ترجمہ: ”میں اللہ تعالیٰ سے اُمید رکھتا ہوں کہ عرفہ (یعنی ۹/ذی الحجہ) کا روزہ رکھنا گزشتہ اور آنے والے سالوں کے (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ ہوجاتا ہے، اور میں اللہ تعالیٰ سے اُمید رکھتا ہوں کہ عاشورا (یعنی ۱۰/محرم) کا روزہ گزشتہ ایک سال کے (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ ہوجاتا ہے۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”حِينَ صَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ قَالُوا: يَارَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّهُ يَوْمٌ تُعَظِّمُهُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: فَإِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ صُمْنَا الْيَوْمَ التَّاسِعَ، قَالَ: فَلَمْ يَأْتِ الْعَامُ الْمُقْبِلُ، حَتّٰى تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم.“

[صحيح مسلم، رقم الحديث: ١١٣٤]

ترجمہ: ”جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشوراء کے دن خود روزہ رکھا، اور حضرات صحابہ کو روزہ رکھنے کا حکم فرمایا؛ تو اِس پر حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! اس دن کی تو یہود و نصاریٰ بھی تعظیم کرتے ہیں؟ (غالباً یہ عرض کرنا مقصود ہوگا کہ روزہ رکھ کر تو ہم نے بھی اس دن کی تعظیم کی، گویا ہم ایک عمل میں ان کی مشابہت اختیار کرنے لگے)، تو اِس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اگر اللہ نے چاہا تو اگلے سال ہم نویں تاریخ کو بھی روزہ رکھیں گے۔“ (اس طرح سے مشابہت کا شبہ باقی نہیں رہے گا) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اگلا سال آنے سے پہلے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا۔“

اسی وجہ سے فقہاءِ کرام فرماتے ہیں کہ صرف عاشوراء کا روزہ نہ رکھا جائے، بلکہ اس کے ساتھ 9 یا 11 محرم کا روزہ بھی ملا لیا جائے؛ تاکہ یہود کے ساتھ مشابہت سے بچ سکیں، اس نبوی تعلیم سے یہ بات سمجھ لینا چنداں مشکل نہیں کہ کسی کارِ خیر میں بھی یہود سے مشابہت یا موافقت کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند نہیں فرمایا؛ چہ جائیکہ! دوسری عادات یا معاملات میں ان سے مشابہت کو قبول کرلیا جائے!

ماہِ محرم الحرام میں چوتھا حکم:

عاشورا کے دن اپنے اہل وعیال پر کھانے پینے یا کسی بھی اعتبار سے وسعت کرنا، اس کی خاص فضیلت وارد ہے: چنانچہ حضرت ابن مسعود، حضرت ابوسعید الخدری، حضرت ابوہریرہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم سے منقول ہے: ”مَنْ وَسَّعَ عَلٰى عِيَالِهِ فِي يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ، وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ السَّنَةَ كُلَّهَا.“ (شعب الإيمان للبيهقي، كتاب الصيام، صوم التاسع والعاشر: ٣/٣٦٥) کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص عاشوراء کے دن اپنے گھر والوں پر خرچ کرنے میں وسعت و فراخی کرے گا، اللہ تعالیٰ سارا سال اس پر (رزق) میں وسعت فرمائے گا۔

اگرچہ اس حدیث کی اسنادی حیثیت پر کلام ہے؛ مگر محدثین کی تصریحات کے مطابق ایسی روایات جو مختلف طرق سے مروی ہوں، ان کی مختلف اَسناد کی وجہ سے ان میں قوت پیدا ہوجاتی ہے؛ اس لئے اس کو فضائل میں بیان کرنے پر کوئی بڑا اشکال باقی نہیں رہتا۔

امام بیہقی رحمہ اللہ اس مضمون کی روایات ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ”هذه الأسانيد وإن كانت ضعيفة، فهي إذا ضم بعضها إلى بعض، اخذت قوة.“ (شعب الإيمان للبيهقي: ٣/٣٦٥) یعنی: اگرچہ ان روایات کی سندوں میں ضعف ہے، لیکن ان میں مجموعی طور پر اتنی بات ضرور پائی جاتی ہے کہ ان اسانید کو ملا لیا جائے تو قوت کی شکل بن جاتی ہے۔

البتہ! یہ بات ضروری ہے کہ یہ عمل اپنی وسعت و حیثیت کے مطابق کرنا چاہئے، لمبی چوڑی تقریبات و دعوتیں کرنا اور اپنی حیثیت سے زیادہ کا اہتمام کرنا، اور اس مقصد کے لئے قرض لینا یا کسی قسم کے مخصوص کھانے کی تیاری کرنا، اور جو ایسا نہ کرے اُس پر طعن وتشنیع کرنا وغیرہ اُمور درست نہیں ہیں، یہ عمل زیادہ سے زیادہ مستحب درجے کا ہے، جو عمل جس درجے کا ہو اُسے اسی درجہ میں رکھنا چاہئے، ورنہ بسا اوقات؛ نیکی برباد گناہ لازم کا مصداق بن جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔

☆☆..............☆☆

سیّدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ

حیات مبارکہ و کارنامے

مولانا ندیم احمد انصاری

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضراتِ حسنین کے متعلق فرمایا: ''سیّدا شباب اھل الجنة''یعنی حضرت حسن اور حسین نوجوانانِ اہل جنت کے سردار ہیں۔[ترمذی]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر آپؓ کو گود میں لیتے، کبھی کندھے پر بٹھاتے اور آپؓ کو بوسہ دیتے۔ آپؓ کو سونگھتے اور فرماتے: ''تم اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ خوشبو ہو۔''[ترمذی]

حضرت واثلہ بن اسقعؓ نے فرمایا کہ ایک دن میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور، اِم سلمہؓ کے مکان پر حاضر ہوا۔ اتنے میں حضرت حسنؓ تشریف لائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے داہنے زانو پر بٹھالیا اور پیار کیا۔ پھر حضرت حسینؓ تشریف لائے تو آپ نے انہیں اپنے بائیں زانو پر بٹھالیا اور پیار کیا۔ پھر حضرت فاطمہ تشریف لائیں تو انہیں آپ نے اپنے سامنے بٹھالیا، پھر حضرت علیؓ کو بلایا اور سورۂ احزاب کی آیت: ۳۳ تلاوت فرمائی، جس کا ترجمہ یہ ہے کہ:

ترجمہ: ''اے (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے) اہلِ بیت! اللہ تعالیٰ یہی چاہتے ہیں کہ تم سے ناپاکی کو دور کردیں اور تمہیں خوب پاک کردیں۔ (اسدالغابہ)

ولادت ونسب:

حضرت حسین بن علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن ابوعبداللہ القرشی الہاشمی، کربلا میں شہید ہونے والے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت فاطمہ الزہراؓ کے بیٹے اور دنیا میں آپ کا پھولوں کا گلدستہ ہیں۔ حضرت حسینؓ ۵/شعبان المعظم ۴ ہجری کو پیدا ہوئے اور محرم ۶۱ ہجری کی دس تاریخ کو بہ روز جمعہ شہید کیے گئے۔ آپؓ کی عمر ۵۴ سال، ساڑھے چھ ماہ تھی۔

(البدایہ والنہایہ، اسدالغابہ)

آپ کی ولادت کے بعد حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہ ذاتِ خود شہد چٹایا اور آپ کے دہنِ پاک کو اپنی زبانِ بابرکت سے تر کیا۔ آپ کو دعائیں دیں اور ''حسین'' نام رکھا۔ (المرتضیٰ)

نیز حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ازخود نومولود بچے کو منگا کر آپ کے کانوں میں اذان دی، اس طرح گویا پہلی مرتبہ خود زبانِ وحی والہام نے اس بچے کے کانوں میں توحیدِ الٰہی کا صور پھونکا۔ پھر فاطمہ زہراؓ کو عقیقہ کرنے اور بچے کے بالوں کے ہم وزن چاندی خیرات کرنے کا حکم دیا۔ (سیر الصحابہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین میری دنیا کی بہار ہیں۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ حسین میرے ہیں اور میں حسین کا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو دوست رکھے جو حسین کو دوست رکھے۔ حسین ایک سبط ہیں اسباط سے۔ (اسدالغابہ)

عہدِ نبوی میں:

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے بچپن کے حالات میں صرف ان کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار ومحبت کے واقعات ملتے ہیں۔ آپ ان کے ساتھ غیر معمولی شفقت فرماتے تھے۔ تقریباً روزانہ حسنؓ وحسینؓ کو دیکھنے کے لیے حضرت فاطمہؓ کے گھر تشریف لے جاتے اور دونوں کو بلا کر پیار کرتے اور کھلاتے۔ دونوں بچے آپ سے بے حد مانوس اور شوخ تھے لیکن آپ نے کبھی کسی شوخی پر تنبیہ نہیں فرمائی بلکہ ان کی شوخیاں دیکھ دیکھ کر خوش ہوتے تھے۔ (سیر الصحابہ)

عہدِ صدیقی وفاروقی میں:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی عہدِ خلافت میں بھی حضرت حسین رضی اللہ عنہ بہت صغیر سن تھے البتہ آخری عہد میں سنِ شعور کو پہنچ چکے تھے۔ لیکن اس عہد کی مہمات میں ان کا نام نظر نہیں آتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی حضرت حسینؓ پر بڑی شفقت فرماتے تھے اور قرابتِ رسول کا خاص لحاظ رکھتے تھے۔ چناں چہ جب بدری صحابہ کرامؓ کے لڑکوں کا دو دو ہزار وظیفہ مقرر کیا تو حضرت حسینؓ کا محض قرابتِ رسول کے لحاظ سے پانچ ہزار ماہوار مقرر کیا گیا۔ آپ کسی چیز میں بھی حضرت حسینؓ کی ذاتِ گرامی کو نظر انداز نہ ہونے دیتے تھے۔ ایک

مرتبہ یمن سے بہت سے حُلّے آئے، وہ حضرت عمرؓ نے تمام صحابہ کرامؓ میں تقسیم کر دیئے۔ آپؓ قبر اور منبرِ نبوی کے درمیان تشریف فرما تھے۔ لوگ ان حلّوں کو پہن پہن کر شکریے کے طور پر آ کر سلام کرتے تھے، اسی دوران حضرت حسنؓ و حسینؓ، حضرت فاطمہؓ کے گھر سے نکلے۔ آپ کا گھر حجرہ مسجد کے درمیان تھا۔ حضرت عمرؓ کی نظر ان دونوں پر پڑی تو ان کے جسموں پر حلّے نظر نہ آئے۔ یہ دیکھ کر آپ کو تکلیف پہنچی اور لوگوں سے فرمایا: مجھے تمہیں حلے پہنا کر کوئی خوشی نہیں ہوئی۔ انہوں نے پوچھا: امیر المومنین! ایسا کیوں؟ فرمایا: اس لیے کہ ان دونوں لڑکوں کے جسم ان حلوں سے خالی ہیں۔ اس کے بعد فوراً حاکمِ یمن کو حکم بھیجا کہ جلد سے جلد دو حلے بھیجو اور حلے منگوا کر دونوں بھائیوں کو پہنانے کے بعد فرمایا: اب مجھے خوشی ہوئی۔ ایک روایت یہ ہے کہ پہلے حلے حضرت حسنؓ و حسینؓ کے لائق نہ تھے۔ (سیر الصحابہ)

حضرت عمرؓ حضرات حسنینؓ کو اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہؓ، جو عمر اور ذاتی فضل و کمال میں ان دونوں سے بھی فائق تھے، زیادہ مانتے تھے۔ ایک مرتبہ آپؓ منبرِ نبوی پر خطبہ دے رہے تھے کہ حضرت حسینؓ آئے اور منبر پر چڑھ کر کہا: میرے ابّا (مراد رسول اللہ) کے منبر سے اترو اور اپنے ابّا کے منبر پر جاؤ۔ حضرت عمرؓ نے اس طفلانہ شوخی پر فرمایا کہ میرے باپ کا تو کوئی منبر ہی نہ تھا اور انہیں اپنے پاس بٹھا لیا۔ خطبہ تمام کرنے کے بعد انہیں اپنے ساتھ گھر لے گئے، راستے میں پوچھا کہ یہ تم کو کس نے سکھایا تھا؟ بولے واللہ کسی نے نہیں۔ پھر فرمایا: گاہ بہ گاہ میرے پاس آیا کرو۔ چناں چہ اس ارشاد کے مطابق ایک مرتبہ حضرت حسینؓ ان کے پاس گئے۔ اس وقت حضرت عمرؓ حضرت معاویہؓ سے تنہائی میں کچھ گفتگو کر رہے تھے اور ابن عمرؓ دروازے پر کھڑے تھے۔ حسینؓ بھی ان ہی کے پاس کھڑے ہو گئے اور بغیر ملے ہوئے ان ہی کے ساتھ واپس چلے گئے۔ بعد میں جب حضرت عمرؓ سے ملاقات ہوئی تو حضرت عمرؓ نے پوچھا تم آئے کیوں نہیں؟ انہوں نے جواب دیا: امیر المومنین! میں حاضر ہوا تھا مگر آپؓ حضرت معاویہؓ سے گفتگو میں مشغول تھے، اس لیے حضرت عبداللہؓ کے ساتھ کھڑا رہا، پھر انہیں کے ساتھ لوٹ گیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: تم کو ان کا ساتھ دینے کی کیا ضرورت تھی؟ تم ان سے زیادہ حق دار ہو، جو کچھ ہماری عزت ہے، وہ خدا کے بعد تم ہی لوگوں کی دی ہوئی ہے۔

(الاصابہ، سیر الصحابہ)

عہدِ عثمانی میں:

حضرت حسین رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں پورے جوان ہو چکے تھے، چناں چہ سب سے اول اسی عہد میں میدانِ جہاد میں قدم رکھا اور ۳۰ھ میں طبرستان کی فوج کشی میں مجاہدانہ شریک ہوئے۔ (الاصابہ، سیر الصحابہ)

جب حضرت عثمانؓ کے خلاف بغاوت برپا ہوئی اور باغیوں نے قصرِ خلافت کا محاصرہ کر لیا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ان دونوں بھائیوں کو حضرت عثمانؓ کی حفاظت پر مامور کیا کہ باغی اندر گھسنے نہ پائیں۔ چناں چہ حفاظت کرنے والوں کے ساتھ ان دونوں نے بھی نہایت بہادری کے ساتھ باغیوں کو اندر گھسنے سے روکے رکھا۔ جب باغی کوٹھے پر چڑھ کر اندر اتر گئے اور حضرت عثمانؓ کو شہید کر ڈالا اور حضرت علیؓ کو شہادت کی خبر ہوئی تو انہوں نے دونوں بھائیوں سے نہایت سختی کے ساتھ باز پرس کی کہ تمہارے ہوتے ہوئے باغی کس طرح اندر گھس گئے؟ (تاریخ الخلفاء، سیر الصحابہ)

فقہ وفتاویٰ:

قضا و افتاء میں حضرت علیؓ کا پایہ تمام صحابہ کرامؓ میں بلند تھا۔ اس موروثی دولت میں حضرت حسینؓ کو بھی وافر حصہ ملا تھا۔ چناں چہ ان کے معاصران سے استفسار کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ابن زبیرؓ کو جو عمر میں ان سے بڑے اور خود بھی صاحبِ کمال بزرگ تھے، قیدی کی رہائی کے بارے میں استفسار کی ضرورت ہوئی تو انہوں نے حضرت حسینؓ کی طرف رجوع کیا اور ان سے پوچھا: ابوعبداللہ! قیدی کی رہائی کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ اس کی رہائی کا فرض کس پر عائد ہوتا ہے؟ انھوں نے فرمایا: ان لوگوں پر جن کی حمایت میں وہ لڑا ہو۔ اسی طرح ایک مرتبہ ان کے شیر خوار بچے کے وظیفے کے بارے میں استفسار کی ضرورت ہوئی تو اس میں بھی انھوں نے حضرت حسینؓ کی طرف رجوع کیا۔ آپؓ نے بتایا کہ پیدائش کے بعد ہی جب سے بچہ آواز دیتا ہے وظیفہ واجب ہو جاتا ہے۔ اسی طریقے سے کھڑے ہو کر پانی پینے کے بارے میں پوچھا: آپؓ نے اس سوال پر اسی وقت اونٹنی کا دودھ دُہا کر کھڑے کھڑے پیا۔ آپ کھڑے ہو کر کھانے میں بھی مضائقہ نہ سمجھتے تھے، چناں چہ بھنا ہوا بکری کا گوشت لے لیتے اور کھاتے کھلاتے چلے جاتے تھے۔ (اغلب یہ ہے کہ آپؓ کا یہ عمل ان اعمال کے جواز کو ثابت کرنے کے لیے تھا، واللہ اعلم) آپ کے تفقہ کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہؒ، حضرت امام باقرؒ کے شاگرد تھے اور حدیث

وقفہ میں ان سے بہت کچھ استفادہ کیا تھا اور دینی علوم میں امام باقرؒ کو سلسلہ بہ سلسلہ اپنے اسلاف کرام سے بڑا فیض پہنچا تھا۔(سیرالصحابہ)

خطابت وشاعری:

ان مذہبی کمالات کے علاوہ حضرت حسینؓ اس عہد کے عرب کے مروجہ علوم پر بھی پوری دستگاہ رکھتے تھے۔ خطابت اس زمانے کا بڑا کمال تھا۔ آپ کے والد بزرگوار حضرت علیؓ اپنے عہد کے سب سے بڑے خطیب تھے۔ ''نہج البلاغہ'' کے خطبات آپ کے کمالِ خطابت پر شاہد ہیں۔ حضرت حسینؓ کو بھی اس موروثی کمال سے وافر حصہ ملا تھا اور ان کا شمار اس عہد کے ممتاز خطیبوں میں ہوتا تھا۔ ادب اور تذکرہ وتراجم کی کتابوں میں آپ کی جانب بہت سے حکیمانہ اشعار بھی منسوب ہیں، لیکن ان کی صحت مشکوک ہے۔(سیرالصحابہ)

عبادات اور صدقات وخیرات:

مصعب نے بیان کیا کہ حضرت حسینؓ نے ۲۵ حج پاپیادہ کیے۔ حضرت حسینؓ بہت ہی بزرگ، کثرت سے روزے رکھنے والے، بہت نماز پڑھنے والے، حج، صدقہ اور تمام افعالِ خیر کے زیادہ کرنے والے تھے۔(اسدالغابہ)

مالی اعتبار سے آپؓ کو خدا نے جیسی فارغ البالی عطا فرمائی تھی، اسی فیاضی سے آپؓ اس کی راہ میں خرچ بھی کرتے تھے۔ ابن عساکرؒ لکھتے ہیں کہ حضرت حسینؓ خدا کی راہ میں کثرت سے خیرات کرتے تھے، کوئی سائل کبھی آپؓ کے دروازے سے ناکام نہ واپس ہوتا تھا۔ ایک مرتبہ ایک سائل مدینے کی گلیوں میں پھرتا پھراتا ہوا درِ دولت پر پہنچا، اس وقت آپؓ نماز میں مشغول تھے۔ سائل کی صدا سن کر جلدی جلدی نماز ختم کر کے باہر آئے۔ سائل پر فقر وفاقے کے آثار نظر آئے، اسی وقت قنبر خادم کو آواز دی۔ قنبر حاضر ہوا۔ آپ نے پوچھا: ہمارے اخراجات میں سے کچھ باقی رہ گیا ہے؟ قنبر نے جواب دیا: آپ نے دوسو درہم اہلِ بیت میں تقسیم کرنے کے لیے دیے تھے، وہ ابھی تقسیم نہیں کیے گئے ہیں۔ فرمایا: اس کو لے آو، اہلِ بیت سے زیادہ ایک مستحق آ گیا ہے۔ چناں چہ اسی وقت دوسو درہم کی تھیلی منگا کر سائل کے حوالے کردی اور معذرت کی کہ اس وقت ہمارا ہاتھ خالی ہے، اس لیے اس سے زیادہ خدمت نہیں کر سکتے۔ حضرت علیؓ کے دورِ خلافت میں جب آپؓ کے پاس بصرہ سے آپؓ کا ذاتی مال آتا تھا تو آپ اسی مجلس میں اس کو تقسیم کر دیتے تھے۔(سیرالصحابہ)

وقار وسکینہ:

سکینت اور وقار آپؓ کا خاص وصف تھا۔ آپ کی مجلس وقار اور متانت کا مرقع ہوتی تھی۔ حضرت معاویہؓ نے ایک شخص سے حضرت حسینؓ کی مجلس کا پتہ بتایا کہ جب تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں داخل ہو تو وہاں لوگوں کا ایک حلقہ نظر آئے گا۔ اس حلقے میں لوگ ایسے سکون اور خاموشی سے بیٹھے ہوں گے کہ گویا ان کے سر پر چڑیاں بیٹھی ہوئی ہیں۔ یہ ابوعبداللہ (حسینؓ) کا حلقہ ہوگا۔ کمال یہ ہے کہ اس وقار وسکینہ کے باوجود تمکنت وخود پسندی مطلق نہ تھی اور آپؓ حد درجے خاکسار اور متواضع تھے۔ ادنیٰ ادنیٰ اشخاص سے بے تکلف ملتے تھے۔ ایک مرتبہ کسی طرف جا رہے تھے، راستے میں کچھ فقرا کھانا کھا رہے تھے۔ حضرت حسینؓ کو دیکھ کر انھیں بھی مدعو کیا۔ ان کی درخواست پر آپؓ فوراً سواری سے اتر پڑے اور کھانے میں شرکت کر کے فرمایا کہ تکبر کرنے والوں کو خدا دوست نہیں رکھتا اور ان فقرا سے فرمایا کہ میں نے تمہاری دعوت قبول کی ہے، اس لیے تم بھی میری دعوت قبول کرو اور ان کو گھر لے جا کر کھانا کھلایا۔(سیرالصحابہ)

ازواج واولاد:

حضرت حسینؓ نے مختلف اوقات میں متعدد نکاح کیے۔ آپؓ کی ازواج میں لیلیٰ، حباب، حرار اور غزالہ تھیں۔ ان سے متعدد اولادیں ہوئیں، جن میں علی اکبر، عبداللہ اور چھوٹے صاحب زادے واقعۂ کربلا میں شہید ہوئے۔ امام زین العابدینؒ باقی رہے، انہیں سے نسل چلی۔ صاحب زادیوں میں سکینہ، فاطمہ اور زینب تھیں۔(سیرالصحابہ)☆☆

منقبت حضرت حسین رضی اللہ عنہ

حسینؓ ابنِ علیؓ کی شان ہے بے شک بلند بالا
نبیؐ کی گود میں کھیلا نبیؐ کی ذات نے پالا

نواسہ ہے نبی کا اور نمائندہ ہے امت کا
پسر ہے حیدرِ کرّار کا خاتونِ جنّت کا

وہ ڈر کر بیعتِ شر تو کبھی بھی کر نہیں سکتا
خدا کے نام پر قربان ہو جو، مر نہیں سکتا

سبق سیکھا تھا وحدت کا نبیؐ کے چار یاروں سے
ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ جیسے ستاروں سے

محرّم کے مہینے میں شہادت اس نے پائی تھی
جبینِ مغرور کے آگے نہیں اس نے جھکائی تھی

دکھایا راستہ حق کا، بچانا جان کو دے کے
ہے عاملؔ بھی غلاموں میں اسی کے خانوادے کے

ندیم احمد انصاری

عیسائی پادریوں سے چند سوالات

قسط:۹

حضرت مولانا فضل محمد یوسف زئی مدظلہ

پانچویں بشارت:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:’’وہ کیسا مبارک زمانہ ہے جس میں کہ یہ (رسول) دنیا میں آئے گا۔‘‘ (انجیل برناباس، آیت:۲۷، ص:۱۸۰)

چھٹی بشارت:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:’’اور جب کہ میں نے اس کو دیکھا میں تسلی سے بھر کر کہنے لگا (شاید معراج کے وقت کی بات ہے) اے محمد! اللہ تیرے ساتھ ہو اور مجھ کو اس قابل بنائے کہ میں تیری جوتی کا تسمہ کھولوں۔‘‘

(انجیل برناباس، آیت:۳۰، ص:۱۸۱)

ساتویں بشارت:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:’’باقی رہا میرا خاص معاملہ سو میں حقیقت میں اس لئے آیا ہوں کہ رسول اللہ کے واسطے جواب جلد دنیا کے لئے ایک خلاص (چھٹکارا) لے کر آئے گا راستہ صاف کروں۔‘‘

(انجیل برناباس، آیت:۱۰، ص:۲۲۳)

آٹھویں بشارت:

تب اس وقت اندراس (حواری) نے کہا: ’’اے معلم! ہمارے لئے کوئی نشانی بتا تا کہ ہم اس (رسول) کو پہچانیں، یسوع نے جواب دیا: بے شک وہ تمہارے زمانہ میں نہ آئے گا بلکہ تمہارے بعد کئی برسوں کے (گزرنے پر) جس وقت کہ میری انجیل باطل کر دی جائے گی اور قریب قریب تیس مومن بھی نہ پائے جائیں گے اس وقت اللہ دنیا پر رحم کرے گا، پس وہ اپنے اس رسول کو بھیجے گا، جس کے سر پر ایک سفید ابر کا ٹکڑا قرار پذیر ہوگا، اس کو اللہ کا ایک برگزیدہ پہچانے گا (غالباً بحیرا راہب ہے) اور وہی اسے دنیا پر ظاہر کرے گا اور وہ (رسول) بدکاروں پر بڑی قوت کے ساتھ آئے گا اور بتوں کی پوجا دنیا سے نابود کردے گا اور میں اس بات کو راز کی طرح کہتا ہوں، کیونکہ اسی (رسول) کے ذریعے سے اس کا اعلان ہوگا اور اللہ کی بڑائی کی جائے گی اور میری سچائی ظاہر ہوگی۔

(انجیل برناباس، آیت:۱۲تا۱۶، ص:۲۲۳)

نویں بشارت:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:’’اور عنقریب وہ (رسول) ان لوگوں سے انتقام لے گا جو کہتے ہیں کہ میں انسان سے بڑھ کر (خدا) ہوں میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تحقیق چاند اس کو اس کے بچپن میں سلانے کے لئے لوریاں دے گا اور جب وہ (رسول) بڑا ہوگا تو وہ اس (چاند) کو اپنی دونوں ہتھیلیوں سے پکڑ لے گا، پس چاہیئے کہ دنیا اس کے انکار کرنے سے ڈرے اس لئے وہ بت پرستوں کو قتل کرے گا۔‘‘

(انجیل برناباس، آیت:۱۷تا۱۹، ص:۲۲۴)

دسویں بشارت:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:’’اور وہ (رسول) ایک ایسے حق کے ساتھ آئے گا جو تمام نبیوں (کے حق) سے واضح تر ہوگا اور وہ اس کو ملامت کرے گا، جو دنیا میں اچھا سلوک نہ کرے۔‘‘

(انجیل برناباس، آیت:۲۲، ص:۲۲۴)

گیارہویں بشارت:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:’’پس جس وقت کہ بتوں کی پوجا کا زمین سے دور ہونا دیکھا جائے گا کہ بے شک میں بھی تمام انسانوں جیسا ایک انسان ہوں تو میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تحقیق اللہ کا نبی اسی وقت آئے گا۔‘‘

(انجیل برناباس، آیت:۲۴، ص:۲۲۴)

بارہویں بشارت:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:’’ایمان ایک مہر ہے کہ اللہ اس کے ذریعہ اپنے پسندیدہ بندوں پر مہر لگا دیتا ہے اور یہ وہی انگشتری ہے جو اللہ نے اپنے رسول کو عطا کی ہے ایسا رسول کہ ہر ایک برگزیدہ نے ایمان کو اسی کے ہاتھوں سے لیا ہے، پس ایمان ایک ہی ہے جیسا کہ اللہ ایک ہی ہے، اسی لئے جبکہ اللہ نے ہر چیز سے پہلے اپنے رسول کو پیدا کیا، اسے ہر چیز سے قبل ایمان دیا۔‘‘

(انجیل برناباس، آیت:۳،۴، ص:۲۵۰)

تیرہویں بشارت:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے شاگرد نے پوچھا: ’’اسی لئے ہم تجھ سے امید کرتے ہیں کہ تو ہمیں بتا کہ آیا تو ہی وہ اللہ کا ’’مسیّا‘‘ ہے جس کے ہم منتظر ہیں؟ یسوع نے جواب دیا حق یہ ہے کہ اللہ نے ایسا ہی وعدہ کیا ہے مگر میں وہ نہیں ہوں، اس لئے کہ وہ مجھ سے پہلے پیدا کیا گیا ہے اور میرے بعد آئے گا۔‘‘

(انجیل برناباس، آیت:۴،۵، ص:۲۵۰)

چودہویں بشارت:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ’’مگر جب اللہ مجھ کو دنیا سے اٹھالے گا تب شیطان دوسری دفعہ ملعون فتنہ کو پھر یوں اٹھائے گا کہ غیر متقی کو یہ اعتقاد کرنے پر آمادہ بنائے گا کہ میں (یسوع) اللہ ہوں یا اللہ کا بیٹا، پس اس کے سبب سے میرا کلام اور میری تعلیم نجس ہوجائے گی یہاں تک کہ قریب قریب تیس مومن بھی باقی نہ رہیں گے اس وقت اللہ دنیا پر رحم کرے گا اور اپنے اس رسول کو بھیجے گا کہ اسی کے لئے سب چیزیں پیدا کی ہیں، وہی کہ جنوب سے قوت کے ساتھ آئے گا اور بتوں اور بتوں کی پوجا کرنے والوں کو ہلاک کرے گا اور شیطان سے اس کی وہ حکومت چھین لے گا جو اسے انسانوں پر حاصل ہے۔‘‘

(انجیل برناباس، آیت:۹ تا۱۲، ص:۲۵۹)

پندرہویں بشارت:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ’’اور جو چیز مجھ کو تسلی دیتی ہے وہ یہ ہے کہ اس رسول کے دین کی کوئی حد نہیں، اس لئے کہ اللہ اس کو درست و محفوظ رکھے گا۔ کاہن نے جواب میں کہا کہ کیا رسول اللہ کے آنے کے بعد اور رسول بھی آئیں گے؟ یسوع نے جواب دیا: اس کے بعد خدا کی طرف سے بھیجے ہوئے سچے نبی کوئی نہیں آئیں گے، مگر جھوٹے نبیوں کی ایک بڑی بھاری تعداد آئے گی اور یہی بات ہے جو کہ مجھے رنج دیتی ہے۔‘‘

(انجیل برناباس، آیت:۷تا۹، ص:۲۶۰)

سولہویں بشارت:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ’’اللہ نے فرمایا: اے محمد! تو صبر کر اس لئے کہ میں تیرے ہی لئے جنت اور دنیا اور مخلوقات کی بڑی بھاری بھیڑ جس کو کہ تجھے بخشوں پیدا کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں، یہاں تک کہ جو تجھے برکت دے گا وہ مبارک ہوگا اور جو تجھ پر لعنت کرے گا وہ ملعون ہوگا۔‘‘

(انجیل برناباس، آیت:۱۵، ص:۲۶۰)

سترہویں بشارت:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مزید فرمایا: ’’اور اللہ نے فرمایا کہ جس وقت میں تجھ کو دنیا میں بھیجوں گا، تجھے اپنا رسول بناؤں گا اور تیرا کلام سچا ہوگا یہاں تک کہ آسمان اور زمین دونوں کمزور ہو جائیں گے مگر تیرا ایمان کبھی کمزور نہ ہوگا، تحقیق اس کا مبارک نام محمد ہے اس وقت عام لوگوں نے یہ کہتے ہوئے شور مچایا: یا اللہ! تو ہمارے لئے اپنے رسول کو بھیج، اے محمد! تو جلد دنیا کو نجات دینے کے لئے آ۔‘‘

(انجیل برناباس، آیت:۱۶تا۱۸، ص:۲۶۱)

اٹھارہویں بشارت:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ’’اے برناباس تو معلوم کر کہ اسی وجہ سے مجھ کو (اپنی) حفاظت کرنا واجب ہے اور عنقریب میرا ایک شاگرد مجھے تیس سکوں کے ٹکڑوں کے باعوض بیچ ڈالے گا (یعنی یہوداہ) اور اس بنا پر پس مجھ کو اس بات کا یقین ہے کہ جو شخص مجھے بیچے گا وہ میرے (ہی) نام سے قتل کیا جائے گا، اس لئے کہ اللہ مجھ کو زمین سے اوپر اٹھالے گا اور بے وفا کی صورت بدل دے گا، یہاں تک کہ اس کو ہر ایک یہی خیال کرے گا کہ میں ہوں مگر جب مقدس محمد رسول اللہ آئے گا وہ اس بدنامی کے دھبے کو مجھ سے دور کرے گا۔‘‘

(انجیل برناباس، آیت:۱۳تا۱۶، ص:۲۸۳)

انیسویں بشارت:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ’’میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بے شک اگر موسیٰ کی کتاب سے حق محو نہ کیا گیا ہوتا تو اللہ ہمارے باپ داؤد کو دوسری کتاب نہ دیتا اور اگر داؤد کی کتاب نہ بگاڑ دی گئی ہوتی تو اللہ اپنی انجیل مجھے حوالہ نہ کرتا، اس لئے کہ پروردگار ہمارا معبود غیر متغیر ہے اور البتہ اس نے ایک ہی پیغام تمام انسانوں کے لئے کہا ہے پس جبکہ رسول اللہ آئے گا وہ اس لئے آئے گا کہ ہر اس چیز کو جسے میری کتاب میں بدکاروں نے خراب کردیا ہے، اسے پاک کرے۔‘‘

(انجیل برناباس، آیت:۸تا۱۱، ص:۳۰۰،۳۰۱)

بیسویں بشارت:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ’’اور میں کہتا ہوں میں تم کو یہ بتاتا ہوں کہ رسول اللہ تک وہاں جائیں تاکہ اللہ کے عدل کو دیکھیں تب اس وقت دوزخ ان کے تشریف لانے کے سبب کانپنے لگے گی (شاید یہ معراج کی طرف اشارہ ہے) اور جب رسول اللہ وہاں گئے شیطان غل

مچائیں گے اور آگ کے دھکتے انگاروں کے نیچے چھپنے کی کوشش کریں گے، درحالیکہ ان میں کا ایک دوسرے سے کہتا ہوگا بھاگو، بھاگو کہ ہمارا دشمن محمد آ گیا۔'' (انجیل برناباس، آیت:۱۰،۱۱،۱۴، ص:۳۲۲)

اکیسویں بشارت:

''پس اس وقت رسول اللہ کلام کرے گا اور کہے گا: ''اے میرے پروردگار اللہ! تو اپنا وعدہ مجھ اپنے بندے سے یاد کر کہ جو لوگ میرا دین قبول کریں گے وہ ابد تک جہنم میں نہ رہیں گے تب اللہ جواب دے گا: اے میرے پیارے! جو تو چاہتا ہے مانگ کیونکہ میں تجھ کو سب کچھ جو تو مانگے دوں گا تب اس وقت رسول اللہ کہے گا: اے رب! جہنم میں مومنوں میں سے وہ شخص ملتا ہے جو کہ ستر ہزار سال وہاں رہا ہے، اے رب تیری رحمت کہاں ہے؟ میں تجھ سے فریاد کرتا ہوں کہ اے رب! کہ ان کو سخت عذابوں سے آزاد کردے، تب اس وقت اللہ چاروں مقرب فرشتوں کو حکم دے گا کہ جہنم میں جاؤ اور ہر اس شخص کو جو کہ رسول اللہ کے دین پر ہو نکال کر جنت میں لے جاؤ۔''

(انجیل برناباس، آیت:۱۹،۲۰ اور ۱ تا ۳، ص:۳۲۳)

بائیسویں بشارت:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ''اور وہی انسان ہے کہ اس کی طرف قومیں گردن اٹھا کر دیکھ رہی ہیں وہ ایسا انسان ہے کہ اللہ کے راز اس پر پوری طرح واضح وجلی ہوں گے پس زہے نصیب ان لوگوں کے جو اس کے کلام پر کان لگائیں گے جب کہ وہ دنیا میں آئے گا، اس لئے کہ اللہ اس پر سایہ کرے گا جیسا کہ یہ کھجور کا درخت ہم پر سایہ کر رہا ہے، ہاں بے شک جس طرح یہ درخت ہم کو جلانے والے آفتاب کی دھوپ سے بچاتا ہے ویسے ہی اللہ کی رحمت ایمان والوں کو اس نام کے ذریعہ شیطان سے بچائے گی۔''

شاگردوں نے جواب میں کہا: اے معلم! وہ آدمی کون ہوگا جس کی نسبت تو یہ باتیں کر رہا ہے؟ اور جو کہ دنیا میں عنقریب آئے گا؟ یسوع نے دلی خوشی کے ساتھ جواب دیا بے شک وہ محمد رسول اللہ ہے۔''

(انجیل برناباس، آیت:۴ تا ۸، ص:۳۶۴)

تیئسویں بشارت:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ''اور رہی یہ بزرگی تو اس کو عنقریب رسول اللہ روشن ترین بیان کے ساتھ واضح کردے گا جو کہ سب سے زیادہ چیزوں کا جاننے والا ہے، اس لئے کہ اللہ نے سب چیزوں کو اسی کی محبت میں پیدا کیا ہے۔'' (انجیل برناباس، آیت:۷، ص:۳۷۷)

چوبیسویں بشارت:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ''اور اسماعیل کے پاس ہی اسحاق کھڑا ہوا اور اس کے بازوؤں پر ایک بچہ تھا جو کہ اپنی انگلی سے یہ کہتا ہوا رسول اللہ کی طرف اشارہ کر رہا تھا کہ یہی ہے وہ جس کے لئے اللہ نے ہر شے کو پیدا کیا ہے تب وہیں سے موسیٰ خوشی سے چلّایا کہ اے اسماعیل! بے شک تیرے دونوں بازوؤں میں ساری دنیا اور جنت ہے۔'' (انجیل برناباس، آیت:۸، ص:۳۹۵)

پچیسویں بشارت:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ''کیونکہ موسیٰ کی کتاب میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ پوری پوری طرح صحیح ہے، پس بے شک اللہ ہمارا پیدا کرنے والا یکتا ہے اور میں اللہ کا بندہ ہوں اور اللہ کے رسول کی خدمت میں رغبت رکھتا ہوں، جس کا نام تم لوگ مسیّا (محمد) لیتے ہو۔''

(انجیل برناباس، آیت:۵، ص:۴۱۳)

چھبیسویں بشارت:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ''میں سچ کہتا ہوں کہ ابراہیم کا بیٹا اسماعیل ہی ہے جس کی اولاد میں مسیّا (محمد) کا آنا واجب ہے، وہ مسیّا (محمد) کہ اس کے ساتھ ابراہیم کو یہ وعدہ دیا گیا ہے کہ اس کے ورود سے زمین کے تمام قبیلے برکت پائیں گے، پس جب کہ کاہنوں کے سردار نے اس بات کو سنا وہ غصہ سے بھر گیا اور چیخا کہ ہمیں اس فاجر کو سنگسار کرنا چاہئے، کیونکہ یہ اسماعیلی ہے اور اس نے موسیٰ اور اللہ کی شریعت پر کفر کیا۔'' (انجیل برناباس، آیت:۷،۸، ص:۴۱۵)

ستائیسویں بشارت:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ''اے رب! بخشش والے اور رحمت میں غنی! تو اپنے خادم (عیسیٰ) کو قیامت کے دن اپنے رسول کی امت میں ہونا نصیب فرما اور نہ فقط مجھ ہی کو بلکہ ان سبھوں کو بھی جنہیں کہ تو نے مجھے عطا فرمایا ہے، مع ان سارے لوگوں کے جو آگے چل کر ان کی ہدایت کے واسطے سے ایمان لائیں گے۔''

(انجیل برناباس، آیت:۱۴،۱۵، ص:۴۱۹)

اٹھائیسویں بشارت:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ''اے پروردگار معبود! جو کہ اپنی عنایت سے تمام ضروریات اپنی قوم اسرائیل کے پیش کرتا ہے تو ان سب زمین کے قبائل کو یاد کر جن سے تو نے یہ وعدہ کیا ہے کہ ان کو اپنے اس رسول کے ذریعہ

سے برکت دے گا، جس کے سبب سے تو نے دنیا کو پیدا کیا ہے، دنیا پر رحم کر اور اپنے رسول کے بھیجنے میں جلدی کر تا کہ وہ رسول تیرے دشمن سے اس کی مملکت چھین لے اور یسوع نے اس بات سے فارغ ہو کر تین مرتبہ کہا: اے رب عظیم و رحیم چاہئے کہ ایسا ہی ہو تب سب لوگوں نے روتے ہوئے جواب میں کہا چاہئے کہ یہی ہو۔“

(انجیل برناباس، آیت:۱۷تا۲۰،ص:۴۲۰)

انتیسویں بشارت:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ”پس جبکہ آدمیوں نے مجھے اللہ اور اللہ کا بیٹا کہا تھا مگر یہ کہ میں خود دنیا میں بے گناہ تھا، اس لئے اللہ نے ارادہ کیا کہ اس دنیا میں (ایک) آدمی یہوداہ کی موت سے مجھ سے ٹھٹھا کریں یہ خیال کر کے کہ وہ میں ہی ہوں جو کہ صلیب پر مرا ہوں تا کہ قیامت کے دن شیطان مجھ سے ٹھٹھا نہ کریں اور یہ بدنامی اس وقت تک رہے گی جبکہ محمد رسول اللہ آئے گا جو کہ آتے ہی اس فریب کو ان لوگوں پر کھول دے گا جو کہ اللہ کی شریعت پر ایمان لائیں گے۔“

(انجیل برناباس، آیت:۱۹،۲۰،ص:۴۲۳)

قارئین کرام! یہ انتیس بشارتیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے محمد رسول اللہ سے متعلق سنائی ہیں جو صرف انجیل برناباس میں ہیں، اس کے علاوہ فارقلیط کی بشارت تو بہت مشہور ہے جو دیگر اناجیل میں ہے۔ اس سے عیسائی پادریوں اور مستشرقین پر یہ بات واضح ہونی چاہئے کہ جس عظیم پیغمبر کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کئی صدیاں پہلے دے چکے ہیں ان کو گالیاں دینا، ان کی توہین و تحقیر کرنا، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ لوگ تو اپنے نبی کے ماننے میں جھوٹے ہیں اور یہ لوگ کسی بھی شرافت سے خالی ہیں اور یہ لوگ زبان و قلم کے اعتبار سے بڑے گندے ہیں خواہ یہ اسکالر ہوں یا دانشور ہوں بہرحال انجیل برناباس کے علاوہ دیگر اناجیل میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق اٹھارہ بشارتیں موجود ہیں جس کو حضرت مولانا اظہار الحق صاحب نے مدلل انداز سے بائبل سے قرآن تک ج:۳، کے ص:۲۳۰ سے ۳۷۸ تک خوب واضح کیا ہے، وہاں دیکھ لینا چاہئے۔ (جاری ہے)

توہین رسالت و توہین مذہب کے ملزم کی درخواست ضمانت مسترد

زمزم قادری سے گستاخانہ مواد کی تشہیر میں استعمال ہونے والی سم برآمد ہوئی تھی

اسلام آباد (امت نیوز) ایڈیشنل سیشن جج راولپنڈی محمد الیاس نے توہین رسالت و توہین مذہب کے مرتکب ملزم زمزم قادری کی جانب سے دائر درخواست ضمانت کی سماعت کی مدعی مقدمہ شیراز احمد فاروقی کی جانب سے راجہ عمران خلیل ایڈووکیٹ، شہزاد رضا مبشر ایڈووکیٹ اور چوہدری ظفر علی ایڈووکیٹ فاضل عدالت کے روبرو پیش ہوئے۔ مدعی مقدمہ کے وکیل راجہ عمران خلیل ایڈووکیٹ نے درخواست ضمانت کے خلاف دلائل پیش کئے۔ انہوں نے کہا کہ ملزم کسی بھی صورت ضمانت کا مستحق نہیں، ملزم سے توہین رسالت و توہین مذہب پر مبنی بدترین گستاخانہ مواد کی تشہیر میں استعمال ہونے والی موبائل فون سم برآمد ہوئی۔ اس سم کے نمبر پر بنے واٹس ایپ اکاؤنٹ سے بدترین گستاخانہ مواد کی تشہیر کی گئی، مذکورہ موبائل فون سم ملزم کے نام پر ہی رجسٹرڈ ہے۔ ملزم نے جس جرم کا ارتکاب کیا ہے، اس کی سزا صرف سزائے موت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری فاضل عدالت سے استدعا ہے کہ ملزم کی درخواست ضمانت خارج کی جائے۔ عدالت نے فریقین کے وکلاء کے دلائل سننے کے بعد مذکورہ ملزم کی جانب سے دائر درخواست ضمانت مسترد کر دی۔ اس حوالے سے تحریری فیصلہ بعد میں جاری کیا جائے گا۔ مذکورہ ملزم کے خلاف ایف آئی اے سائبر کرائم ونگ راولپنڈی میں توہین مذہب، توہین رسالت اور سائبر کرائم ایکٹ کی متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج ہے۔ اسے ایف آئی اے سائبر کرائم ونگ راولپنڈی کی ٹیم نے دوران تفتیش گرفتار کیا تھا۔ (روزنامہ امت کراچی، ۱۸؍جولائی ۲۰۲۲ء)

مبلغین ختم نبوت کے مربی ومحسن

حضرت مولانا زرین احمد خان رحمۃ اللہ علیہ (کچاکھوہ)

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

حضرت مولانا زرین احمد خان رحمۃ اللہ علیہ چھچھ ضلع اٹک کے رہنے والے تھے آپ نے ابتدائی تعلیم حضرت مولانا حسین علی رحمۃ اللہ علیہ واں بھچراں سے حاصل کی۔شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کا تعلق تھا۔تعلیم سے فراغت کے بعد اپنی عملی زندگی کا آغاز کیا تو حضرت چوہدری افضل حق رحمۃ اللہ علیہ، مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ، ماسٹر تاج الدین رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالقیوم سرحدی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ، نوابزادہ نصراللہ خان رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کے نیاز مندانہ مثالی تعلقات تھے۔حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے آپ خادم خاص تھے۔میاں غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ، کپتان چکڑالوی اور مولانا زرین احمد خان رحمۃ اللہ علیہ کو یہ شرف حاصل تھا کہ انہوں نے بیماری کے دوران میں حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت کی سعادت حاصل کی۔

حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ سے آپ نے ایک عصا تبرک کے طور پر حاصل کیا۔جسے وہ خاص مہمات میں اپنے ساتھ بطور تبرک رکھا کرتے تھے۔ قادیانیوں سے مناظرہ ہوتا تو وہ آپ کے ساتھ ہوتا تھا۔ایک موقع پر ایک قادیانی سے گفتگو کے دوران میں قادیانی شاطر کی عیاریاں دیکھ کر جلال میں آ گئے۔عصا کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ آپ اس عصا کو معمولی نہ سمجھیں۔یہ امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کا عصا ہے اور پٹھان کے ہاتھ میں ہے۔حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی سنت پر عمل ہوا تو یہ سانپ بن کر تمہاری سپنیوں کو کھا جائے گا۔آپ کی اس پٹھانی للکار کا قادیانی پر ایسا رعب طاری ہوا کہ وہ دم دبا کر بھاگ گیا۔

حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ نے مجلس تحفظ ختم نبوت کی بنیاد رکھی۔ان دنوں پرانے بزرگوں کی طرز پر مولانا زرین احمد خان رحمۃ اللہ علیہ مفت تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہے تھے۔گزر بسر کے لئے سائیکل پر منیاری کا سامان رکھتے اور دیہاتوں میں تبلیغ کے لئے نکل جاتے۔ظہر وعصر کے بعد جہاں نماز پڑھی وہاں بیان کر دیا اور پھر پھیری لگائی۔ سامان بیچا۔رزق حلال کمایا۔گھر تشریف لائے۔ عرصے سے آپ کا یہ معمول جاری تھا اور سامان خریدنے کے لئے ملتان تشریف لاتے تو حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے کے لئے ان کے در دولت پر ضرور حاضری دیتے۔ایک دفعہ حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: خان! سامان یہاں رکھ دو۔ جو گھر ہے لے آؤ۔فروخت کا انتظام کرتے ہیں تمہاری تبلیغی میدان میں ضرورت ہے۔آپ کے کہنے پر مولانا زرین احمد خان رحمۃ اللہ علیہ نے منیاری کا بکس رکھا اور قادیانیت، رد قادیانیت کی کتب کا بکس اٹھایا اور تبلیغ و تحفظ ختم نبوت کے لئے وقف ہو گئے اور مجلس کے پلیٹ فارم سے خدمات سرانجام دینا شروع کیں۔

مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد شریف بہاولپوری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد شریف جالندھری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالرحمٰن میانوی رحمۃ اللہ علیہ کی طرح آپ جماعت کے مبلغین حضرات کی پہلی صف میں شریک تھے۔مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ، مولانا احمد سعید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، مفتی کفایت اللہ رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اکابرین آزادی پر دل وجان سے فدا تھے۔ ان کی زیارت ومجالس میں حاضری اور بیانات کو سننے کے لئے میلوں پیدل یا سائیکل پر دشوار گزار سفر کر کے جانا اپنے لئے قابل فخر گردانتے تھے۔ذکر و فکر کی مجلسوں کی آبرو تھے۔عابد، زاہد، متقی بزرگ تھے۔مطالعہ کا از حد شوق تھا۔قیمتی کتب جمع کرنے کا محبوب مشغلہ آخری وقت تک جاری رہا۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کے اوائل سے لے کر اپنے دم واپسیں تک ۴۵ سال مجلس سے وابستہ رہے۔گرمی، سردی، دکھ سکھ کی پروا کئے بغیر جماعت کے تبلیغی نظام کو مخلصانہ مساعی سے جاری وساری رکھا۔امانت ودیانت کا پیکر تھے۔خلوص وایثار سے قدرت نے آپ کو قابل رشک حصہ عطا فرمایا تھا۔ چک ۱۰/۲۶ آر کچاکھوہ میں منتقل ہوئے تو صبح بچوں کو پڑھاتے اور دن چڑھے تبلیغ کے لئے نکل جاتے۔

یوں تعلیم و تبلیغ کا ساری زندگی سلسلہ جاری رکھا۔علاقہ میں آپ کے شاگردوں کی خاصی تعداد آباد ہے۔پٹھان برادری سے تعلق رکھتے تھے۔جوانی کے زمانہ سے آپ کی صحت وجوانی رنگ وو جود کو دیکھ کر ہیبت طاری ہو جاتی تھی۔عالم دین، ذاکر، عابد، پٹھان، گوراچٹا، محنتی جسم، سبحان اللہ! قدرت نے کیا کیا خوبیاں ان میں جمع کر دی تھیں اور مولانا مرحوم کا کمال دیکھو کہ ان تمام خوبیوں کو دین اسلام کی ترویج اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے لٹا دیا۔

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں خانیوال، وہاڑی، میاں چنوں اور چیچہ وطنی کے دیہاتوں وشہروں میں کام کیا۔گرفتار ہوئے۔جیل کی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں کو آباد کیا۔۹ ماہ تک جیل میں رہے۔آپ پر جو مقدمہ دائر کیا گیا اس کی ایف آئی آر میں درج تھا کہ آپ نے ایک تقریر کی۔اس میں ایک خواب سنا کر مرزا غلام قادیانی کی اہانت کی۔تحریک ختم ہوگئی۔رفقاء رہا ہوگئے۔آپ پر مقدمہ باقی تھا۔ضمانت پر رہائی آپ کی عظمت کے خلاف تھا۔مقدمہ کی سماعت شروع ہوئی۔جج نے خواب پوچھا۔آپ نے فرمایا کہ حضرت مولانا پیر خورشید احمد گیلانی خلیفہ مجاز شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں خواب سنایا تھا اور اس کی تعبیر پوچھی تھی۔جج نے خواب پوچھا۔آپ نے کہا کہ میں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ مرزا قادیانی کے حصہ اسفل پیٹھ کی جانب جائے مخرج سے گندگی جاری ہے۔اونٹ جس طرح اپنے پیشاب اور مینگنیوں پر دم مار کر اس کو اردگرد بدتمیزی سے بکھیرتا ہے اسی طرح مرزا قادیانی جائے مخرج پر پیٹھ کی جانب الٹا اپنا ہاتھ مار کر چاروں طرف لوگوں پر اپنا تعفن وغلاظت بکھیر رہا ہے۔حضرت پیر خورشید احمد مرحوم نے اس کی تعبیر یہ بتائی کہ مرزا قادیانی سراپا غلاظت تھا۔وہ اپنی زبان و بیان، قلم و ہاتھ سے بے دینی کی غلاظت زندگی بھر پھیلاتا رہا۔خواب اور تعبیر سن کر جج کھلکھلا اٹھا اور لکھا کہ خواب اپنی طاقت سے نہیں آتا اور اس کی تعبیر پوچھنا کوئی جرم نہیں۔لہٰذا آپ بری۔چنانچہ آپ رہا ہوگئے اور پھر تبلیغی میدان کا سفر شروع کر دیا۔

۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں مثالی خدمات سرانجام دیں۔مولانا زرین احمد خان رحمۃ اللہ علیہ اس لحاظ سے بڑے نصیب والے تھے کہ آپ نے عالمی مجلس کے پلیٹ فارم سے کام شروع کیا اور قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دلوا کر دم لیا۔جو پودا لگایا تھا اسے اپنے خون جگر سے سینچا اور اس کے ثمرات سے امت کو بہرہ ور ہوتے دیکھا۔جوانی میں آپ کے خطاب میں زیادہ تر فرق باطلہ کی تردید ہوتی تھی۔آخری عمر میں وعظ کہتے تھے۔وعظ کے دوران میں آپ پر رقت طاری ہو جاتی خود روتے اور سامعین کو رلاتے تھے۔یہی انداز حضرت مولانا گل شیر مرحوم کا تھا۔آخر کیوں نہ ہوتا کہ مولانا زرین احمد خان رحمۃ اللہ علیہ بھی مولانا گل شیر مرحوم پر دل و جان سے فدا تھے۔عالمی مجلس کے سالانہ اجتماع ربوہ میں تشریف لے جاتے تو نام و نمود سے کوسوں دور ایک کونے میں پڑے کاروائی دیکھتے رہتے۔جب ساری دنیا سو جاتی یہ اٹھ کر اللہ رب العزت کے حضور جھولی پھیلا دیتے۔سال میں ایک بار اپنے علاقہ چھمب تشریف لے جاتے تو اٹک، بھکر، میانوالی وغیرہ کے علاقوں کا بھی دورہ فرماتے۔بالکل پرانی طرز کے بزرگ تھے۔ایک دفعہ جو اپنے لئے کام کی لائن متعین کر لی پھر ساری زندگی اس پر گامزن رہے۔اس دور میں تمام مبلغین ختم نبوت کے مربی ومحسن اور مشفق کا ان کو درجہ حاصل تھا۔ملکی حالات کی شکست و ریخت کا منظر دیکھتے تو دل پیسج کر رہ جاتے۔عراق نے امریکہ کو للکارا تو پھولے نہ سماتے تھے فرماتے تھے کم از کم کوئی مسلم ملک تو ہے جو امریکہ کو چبھتا ہے۔امریکہ کے ازلی ابدی دشمن تھے۔کیوں نا ہوتے کہ اپنے بزرگوں سے یہی سبق پڑھا تھا۔

تقریباً ہر ماہ دفتر مرکزیہ ملتان تشریف لاتے۔ان کے آنے سے دفتر میں بہار آجاتی۔رفقاء کو ملتے۔کام کی رپورٹ سنتے اور باغ باغ ہو جاتے۔وفات سے ایک یوم پہلے دفتر میں رہ کر گئے تھے۔معمولی درجہ کی تھکاوٹ وحرارت محسوس کرتے تھے۔مگر وہ عمر کا تقاضا تھا۔گھر گئے۔دن گزارا۔عشاء کی نماز باجماعت مسجد میں ادا کی۔نماز پڑھ کر واپس تشریف لائے۔ہاتھ میں تسبیح، زبان پر ذکر اور دل میں یاد الٰہی۔اس حالت میں معمولی درد ہوا اور دل ہار گئے۔اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائیں۔حافظ عبدالرشید کچا کھوہ کا کہنا تھا کہ زندگی بھر پچاس سالہ دور خطابت میں مولانا کے چہرہ پر جتنی رونق علم وعمل کی بہار اور پٹھانی جلال دیکھا تھا اس سے کہیں زیادہ وفات کے بعد چہرہ پر رونق تھی۔رخسار اور پیشانی پر خوبصورتی اور سرخی جھلک رہی تھی۔لبوں پر مسکراہٹ وتبسم تھا۔ایسے محسوس ہوتا تھا کہ راہی ملک عدم بڑے سکون ووقار آرام واطمینان و یکسوئی کے ساتھ اپنی آخری منزل کی جانب بڑھنے کے لئے تیار ہے۔جنازہ میں علاقہ کے ہزارہا لوگوں نے شرکت کی۔۷مئی ۱۹۹۳ء جمعہ کے روز قبل از جمعہ رحمت حق کے سپرد کر دیئے گئے۔حق تعالیٰ شانہ ان کے نقش قدم پر چلنے کی اور ان جیسی محنت وایثار کی ہمیں بھی توفیق بخشیں۔آمین! ☆☆

مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد و نظریات

قادیانی تحریروں کی روشنی میں

سیّد شجاعت علی گیلانی

۱:......مرزا قادیانی نے بتدریج کئی دعوے کئے اور ہر دعوے سے قبل نئی حکمت عملی کے ساتھ اپنے بعد کے دعوے کے لئے فضا سازگار بنانے کے لئے اپنے عقیدے کو نئے روپ میں ڈھالا۔ جیسے مجدد بنا تو تجدید دین کی ضرورت و اہمیت کے پیش نظر نیا عقیدہ لوگوں پر ظاہر کیا۔ آخری دعویٰ نبوت کا تھا اور وہ بتدریج پہلے بروزی، ظلی، غیر تشریعی، تشریعی، پھر رسول، پھر رسول اللہ سے اور جملہ انبیاء اور رسل سے افضل۔

مرزا کے نبوت کے جملہ دعوے قرآن و حدیث کے منافی ہیں۔ مسلمان کے لئے رسالت پر ایمان کے ساتھ ساتھ ختم نبوت پر ایمان ضروری ہے اور جب کوئی کذاب و دجال خود کو نبی ظاہر کرے تو صحیح العقیدہ مسلمان پر لازم ہے کہ وہ نہ صرف اس شخص کو نہ مانے بلکہ صراحتاً اس کی تکذیب کر کے اپنے ایمان کو پختہ کرے۔

ائمہ اربعہ کا متفقہ فیصلہ ہے کہ ایسا دعویٰ کرنے والا مطلقاً کافر ہے اور اس کے کفر میں شک کی گنجائش نہیں، چونکہ نبوت ختم ہے دعویٰ نبوت کی گنجائش نہیں۔ اس لئے امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے کہ جو مدعی نبوت سے اس کی نبوت کی دلیل طلب کرے وہ شخص بھی ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ لہٰذا اس بات کی قطعاً گنجائش نہیں کہ کسی مرزائی کو مرزا کی نبوت کے دعویٰ والے موقف کی صفائی کی اجازت دی جائے۔ علاوہ ازیں جب اس معاملے میں پوری چھان بین، بحث و تکرار اور مرزا ناصر کی ناکامی پر قانون ساز ادارے میں ایک مستقل قانون سازی ہو چکی ہے تو پھر اس کے بعد موقف اور صفائی اس قانونی عمل کو چیلنج کرنے کے مترادف ہے۔ یہاں یہ بات بھی واضح رہے کہ اس قانون سازی کے بعد فیڈرل شریعت کورٹ میں پٹیشن ۱۷/۱/۸۴ اور ۲/اپریل/۸۴ فیصلہ ۲۸۔۱۰۔۸۴ کے تحت قانونی چارہ جوئی کے جواب میں عدالت عالیہ کا مفصل فیصلہ حرف آخر ہے اور دوبارہ موقف کی وضاحت توہین عدالت کے مترادف ہے۔

۲:......ایک مستقل آئین سازی اور پھر قانون مروجہ کی مختلف دفعات کے ذریعہ قادیانیوں کو تبلیغ اور شعائر اسلام کے استعمال سے روکا گیا ہے اور یہ امر مرزائیوں کے اسمبلی میں اور عدالت میں اختیار کردہ موقف کی روشنی میں اب بنیادی حقوق کے زمرے میں نہیں آتا۔ وضاحت متعلقہ ریکارڈ میں موجود ہے۔

۳:......یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ مسلسل سو سال تک علمائے کرام اپنی تقریروں، تحریروں (اخبارات، رسائل اور کتب) کے ذریعہ اسلام کے موقف اور مرزائیت کے کفر کو واضح کرتے آئے ہیں اور معمولی پڑھا لکھا آدمی بھی اس کو جانتا ہے، پھر اتمام حجت کے طور پر پاکستان کے سب سے بڑے قانون سازی کے ادارے میں مرزا ناصر اپنی جماعت کے سرکردہ لوگوں کے ہمراہ پاکستان کے اس وقت کے اٹارنی جنرل کے مرزا کی تحریروں کے حوالے سے اٹھائے گئے نقاط کے جواب نہ دے سکے اور زبان حال سے مرزا کے کفر کو مان لینے کے بعد متفقہ طور پر ایک تاریخی فیصلے کے ذریعے مرزائیت کی بحث اور دلائل کو ہمیشہ کے لئے دفن کر دیا، باطل نبی (مرزا قادیانی) نے اپنی زندگی میں وہ کرتوت کئے ہیں اور وہ خرافات لکھیں ہیں، جنہیں دیکھ کر ایک شریف النفس مرزائی بھی کانوں کو ہاتھ لگانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

میری ان تمام مرزائی (قادیانی، لاہوری) حضرات سے گزارش ہے کہ خدارا علماء کے دیئے ہوئے حوالے مرزا کی تحریروں میں جواب شیطان کی آنت کی مانند روحانی خزائن میں بند ہیں، کھول کر دیکھیں، واللہ حق ثابت ہو جائے گا۔

وفاقی شرعی عدالت میں پٹیشن نمبر ۱۷/۱/۸۴ اور ۲/اپریل/۸۴ میں بڑے زور کے ساتھ مرزائیوں نے جو دلائل اپنے کفر کو دھونے کے لئے دیئے تھے، وکلائے اسلام نے اسی شد و مد کے ساتھ نہ صرف ان کے دلائل کو مات کیا بلکہ وہ واضح اور روشن دلائل پیش کئے ہیں جو

سلیم الفطرت انسان کی حق کی طرف رہنمائی کے لئے بے مثال ہیں۔قومی اسمبلی کی کارروائی بھی احقاق حق کے لئے اکسیر ہے۔ مگر اس کے باوجود بعض مرزائیوں کی ڈھٹائی پر تعجب ہوتا ہے کہ خود مرزا کی تحریروں کی نفی کرتے ہوئے ایسے ایسے خود ساختہ اور پرفریب دلائل پیش کرتے ہیں کہ اللہ کی پناہ۔ گویا وہ ایک بار پھر تصفیہ شدہ دلائل پر بحث کی دعوت عام دیتے ہیں جو لایعنی بھی ہے اور بے محل بھی ہے۔ بالفاظ دیگر وہ اس بات پر مجبور کرتے ہیں کہ مرزا کی زندگی کے پُرفریب حالات، مسخروں والے کردار اور مالیخولیا کے مریض کی ابحاث کو عوام کے سامنے ایک بار پھر دہرایا جائے۔ مرزا کی بعض ایسی تحریریں بھی روحانی خزائن کا حصہ ہیں جن کو کوئی شریف آدمی نہ پڑھ سکتا ہے نہ لکھ سکتا ہے۔لہٰذا میری دست بستہ گزارش ہے کہ عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکتے ہوئے مکاری کے ساتھ جھوٹ کو سچ لکھ کر مسلمانوں کو فریب نہ دیں، یہ سب معاملات طے ہو چکے ہیں اور اب قصہ تمام ہے، اب ضرورت نہیں کہ جہاد کے منکر مرزا کو جہادی ثابت کیا جائے یا انگریز کے ایجنٹ پروردہ اور وظیفہ خوار مرزا کو دوبارہ پاک صاف ثابت کیا جائے، یہ سب طے ہو چکا ہے اور ریکارڈ پر موجود ہے۔

۴:...... جہاں تک مرزائیوں کی مرزا کے بارے میں یہ صفائی بیان کی جاتی ہے کہ وہ مدعی نبوت نہیں تھا، خاتم الانبیاء کا عقیدہ رکھتا تھا، صدیقیت سے اعلیٰ مقام تھا۔ حضور کا محبّ تھا، اس کا مذہب کلمہ طیبہ والا تھا، جہاد کا منکر نہیں تھا اور وہ انگریز کا ایجنٹ اور پروردہ نہیں تھا، ان سب پر بہت بحث ہو بھی چکی ہے اور ہو بھی سکتی ہے، تاہم پہلے مرزا قادیانی کا تعارف اس کی اپنی کتابوں سے پیش کیا جاتا ہے، ارشاد ہے:

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص:۹۷)

☆...... ’’خدا تعالیٰ نے آج سے ۳۶ برس پہلے میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے۔‘‘

(تتمہ حقیقت الوحی ص:۶۷ ایک غلطی کا ازالہ ص:۴)

☆...... ’’اگر میں کوئی علیحدہ شخص نبوت کا دعویٰ کرنے والا ہوتا تو خدا تعالیٰ میرا نام محمد اور احمد اور مصطفی، مجتبیٰ نہ رکھتا، ہر باب میں وجود محمد میں مجھے داخل کر دیا۔‘‘ (نزول مسیح حاشیہ ص:۵)

☆...... ’’چنانچہ آدم، ابراہیم، نوح، موسیٰ، داؤد، سلیمان، یوسف، یحییٰ، عیسیٰ وغیرہ تمام نام براہین احمدیہ میں میرے رکھے گئے اور اس صورت میں گویا تمام انبیاء گزشتہ اس امت میں دوبارہ پیدا ہو گئے۔‘‘ (نزول مسیح حاشیہ ص:۴)

☆...... ’’من گفتم کہ حجر اسود منم‘‘ (میں نے کہا کہ حجر اسود میں ہوں)۔‘‘ (حقیقت الوحی ص:۴۱ حاشیہ اربعین:۴ ص:۱۶)

☆...... ’’خدا نے اپنے الہامات میں میرا نام بیت اللہ رکھا۔‘‘ (حاشیہ اربعین ص:۱۶)

☆...... ’’براہین احمدیہ میں اول خدا نے میرا نام مریم رکھا۔‘‘ (حقیقت الوحی، حاشیہ ص:۳۳۷ تا ۳۳۹، کشتی نوح ص:۶۶، تریاق القلوب ص:۱۵۵)

مرزا قادیانی کا نام غلام احمد ولد مرزا غلام مرتضیٰ تھا۔

مرزا سکھوں کے آخری ایام میں گورداسپور کے قصبہ قادیان میں پیدا ہوا۔ تاریخ پیدائش کتاب البریہ ص:۱۳۴ میں ہے:

اب میری ذاتی سوانح یہ ہے کہ میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری دور میں ہوئی۔ تریاق القلوب میں مرزا قادیانی ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوا۔ ایک تیسری روایت جو اس سپاسنامہ میں ہے جو ۱۹۲۲ء میں مرزا بشیر الدین محمود نے حکومت برطانیہ کے حضور پیش کیا۔ اس میں مرزا محمود نے تاریخ پیدائش ۱۸۳۶ء تحریر کی ہے۔ شیخ محمد اکرم صاحب (مصنف کوثریات) نے مرزا کا جنم دن ۱۸۳۷ء لکھا ہے۔

لطیفہ:

مرزا کے پوتے مرزا ناصر نے قومی اسمبلی کے اجلاس میں اپنی تاریخ پیدائش ۱۶/نومبر ۱۹۰۹ء بتائی اور پھر کہا میٹرک کے ریکارڈ میں کچھ فرق ہے۔

خاندان:

میں اپنے خاندان کی نسبت کئی دفعہ لکھ چکا ہوں کہ وہ ایک شاہی خاندان ہے اور بنی فارس اور بنی فاطمہ کے خون سے ایک معجون مرکب ہے۔ (تریاق القلوب ص:۱۵۹) حقیقت یہ ہے کہ مرزا مغل تھا۔

انگریز مورخ سر لیپل گریفن اپنی کتاب ’’تاریخ رئیساں پنجاب‘‘ میں اس خاندان کے متعلق لکھتے ہیں کہ یہ خاندان سکھوں کے دور اقتدار میں سکھوں سے مل کر مسلمانوں کے خلاف پنجاب کے مختلف علاقوں میں جوہر شمشیر زنی دکھاتا رہا، جب انگریز پنجاب میں آئے تو یہ خاندان انگریز کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے خلاف نبرد آزما رہا جو کہ انگریز کی راہ میں رکاوٹ تھے۔

مرزا قادیانی اپنی کتاب البریہ اور اشتہار مورخہ ۲۰/ستمبر ۱۸۹۷ء میں فرماتے ہیں' میرے والد مرزا غلام مرتضیٰ گورنمنٹ کی نظر میں وفادار اور خیر خواہ آدمی تھے' جن کو دربار گورنری میں کرسی ملتی تھی جن کا ذکر گریفن صاحب کی کتاب میں ہے۔ ۱۸۵۷ء میں اپنی طاقت سے بڑھ کر انگریز کی مدد کی تھی یعنی پچاس گھوڑے اور سوار بہم پہنچا کر عین زمانہ غدر کے وقت سرکار کی امداد کی۔ مجھے بہت افسوس ہے کہ بہت سی چٹھیاں خوشنودی حکام کی ملیں تھیں گم ہوگئیں' مگر تین چٹھیاں جو مدت سے چھپ چکی ہیں ان کی نقلیں حاشیہ میں درج کی گئی ہیں' پھر میرے والد کی وفات کے بعد میرا بڑا بھائی مرزا غلام قادر خدمات سرکار میں مصروف رہا۔

مرزا قادیانی کا ارشاد:

☆......''میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید و حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارہ میں اس قدر کتابیں لکھیں ہیں اور اشتہارات طبع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔''

(تریاق القلوب ص:۲۵)

اپنے بارے میں مزید لکھتا ہے:

☆......''انگریز کا خود کاشتہ پودا ہوں۔'' (تبلیغ رسالت ج:ہفتم ص:۹)

مزید لکھتا ہے:

☆......''میں اپنے کام کو نہ مکہ میں اچھی طرح چلاسکتا ہوں' نہ مدینہ میں' نہ روم میں' نہ ایران میں' نہ کابل میں مگر اس گورنمنٹ میں جس کے اقبال کے لئے دعا کرتا ہوں۔''

(ملفوظات احمدیہ ج:اول' ص:۱۴۶)

☆......''اپنی جماعت کے لوگوں کو جو مختلف مقامات ہندوستان' پنجاب میں موجود ہیں نہایت تاکید سے نصیحت کرتا ہوں کہ وہ میری اس تعلیم کو خوب یاد رکھیں جو تقریباً ۲۶ برس سے تقریری اور تحریری طور پر ان کے ذہن نشین کرتا آیا ہوں۔ یعنی یہ کہ اس گورنمنٹ انگریز کی پوری اطاعت کریں کیونکہ وہ ہماری محسن گورنمنٹ ہے۔ ان کی ظل حمایت میں ہمارا فرقہ احمدیہ چند سال میں لاکھوں تک پہنچ گیا ہے اور اس گورنمنٹ کا احسان ہے کہ اس کے زیر سایہ ہم ظالموں کے پنجہ سے محفوظ ہیں۔ خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت ہے کہ اس نے اس گورنمنٹ کو اس بات کے لئے چن لیا تاکہ فرقہ احمدیہ اس کے زیر سایہ ہوکر ظالموں کے خونخوار حملوں سے اپنے تئیں بچاوے۔''

(رسالہ الحکم ج۱۱ص۲ مورخہ ۱۰/مئی ۱۹۰۷ء)

☆......''ہم نے اس گورنمنٹ کے وہ احسانات دیکھے جن کا شکر کرنا کوئی سہل بات نہیں ہے۔ اس لئے ہم اپنی معزز گورنمنٹ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم اس گورنمنٹ کے اس طرح مخلص اور خیر خواہ ہیں جس طرح ہمارے بزرگ تھے۔'' (رسالہ بدر جلد ۷ ص:۱ شمارہ:۱۱ مورخہ ۱۹/ مارچ ۱۹۰۸ء)

☆......''خدائے رحمٰن اپنے نبی ہمیشہ مبعوث کیا کرتا ہے اور ایسا ہی اس نے اس زمانہ میں ایک رسول بھیجا ہے' اس نبی کا نام احمد ہے' خدا کی طرف سے اس کو مسیح موعود کا خطاب بھی ملا ہے۔ اس نے جنگوں کو بند کردیا ہے۔'' (البدر نمبر ۴۴ جلد: ۳۰' ص:۶ مورخہ ۲۴/نومبر ۱۹۰۸ء)

☆......''یہ قوم شاہ وقت کے متعلق اپنے فرض کو خدا کے فضل سے خوب شناخت کرتی ہے کیونکہ ہمارے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام (علیہ ماعلیہ) نے جوتاج برطانیہ کا دلی خیر خواہ ہے۔ اپنی شرائط بیعت میں دوسری شرط یہ رکھی ہے کہ ظلم و خیانت' فسادات اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا۔'' (رسالہ الحکم)

☆......''یہی احمدی جماعت ہے جس کے اندر خدا کا رسول موجود ہے۔''

(رسالہ الحکم ۱۰/جون ۱۹۰۷ء)

مرزا قادیانی کے مختلف دعوے اور ان کی تصدیق:

مرزا قادیانی نے سو کے قریب دعوے کئے' جن میں چند مندرجہ ذیل ہیں:

☆......''میں مبلغ اسلام اور مصلح ہوں۔''

(مقدمہ براہین احمدیہ)

☆......''میں مجدد ہوں۔''

(حقیقت الوحی' ازالہ اوہام)

☆......''میں محدث ہوں۔'' (ازالہ اوہام)

☆......''میں آئینہ خدانمائی ہوں۔''

(نزول مسیح)

☆......''میں مغل برلاس ہوں۔''

(تریاق القلوب)

☆......''میں (سید) بنی فاطمہ ہوں۔''

(تریاق القلوب)

☆......''میں یسوع کا ایلچی ہوں۔''
(تحفہ قیصریہ)

☆......''میں مسیح موعود ہوں' میں مہدی ہوں۔''(تریاق القلوب)

☆......''میں مریم بھی ہوں' عیسیٰ بھی۔''
(حقیقت الوحی' کشتی نوح)

☆......''میں مسیح ابن مریم ہوں۔''
(حقیقت الوحی)

☆......''میں محمد ہوں۔''
(ایک غلطی کا ازالہ)

☆......''اسمہ احمد کا مصداق ہوں۔''
(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ)

☆......''میں خاتم الانبیاء ہوں۔''
(ایک غلطی کا ازالہ)

☆......''میں صاحب شریعت نبی ہوں۔''
(اربعین)

☆......'' میں تمام انبیاء سے افضل ہوں۔''(تتمہ حقیقت الوحی)

☆......''میں مکائیکل فرشتہ ہوں۔''
(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ' اربعین)

☆......''میں خدا کا بیٹا ہوں۔''(اربعین)

☆......''میں کرشن ہوں۔''
(تتمہ حقیقت الوحی)

☆......''میں کرم خاکی ہوں۔''
(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

یہ چند نمونے ہیں ورنہ مرزا قادیانی تو اور بہت کچھ بنتا اور بگڑتا رہا ہے' مگر خود ان سب کی تصدیق یوں فرمائی:

''میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر جو جھوٹوں پر لعنت کرتا ہے یہ گواہی دیتا ہوں کہ جو کچھ میں نے دعویٰ کیا ہے یا کچھ اپنے دعویٰ کی تائید میں لکھا ہے یا جو میں نے الہام اپنی کتابوں میں درج کئے ہیں وہ سب صحیح ہے سچ ہے' درست ہے۔'' (خاکسار مرزا غلام احمد رسالہ البدر نمبر۳۳ ج۳ یکم ستمبر۱۹۰۴ء)

مرزا قادیانی کا اخلاق وکردار:

مرزا قادیانی مرنجا مرنج طبیعت کا مالک تھا' جس کا تذکرہ گو کہ بڑی پر لطف سچی حکایتوں پر مشتمل ہے مگر ہے بڑا تفصیل طلب۔ اس لئے اختصار کے طور پر صرف چند تعارفی نمونے۔

مرزا قادیانی اپنے سارے دعوؤں کے باوجود انتہائی فحش گو' بدزبان' جھوٹ کی حد تک مبالغہ آراء' اخلاقی اعتبار سے انتہائی گرا ہوا' شراب وافیون کا رسیا تھا' شرم وحیا ان کے یہاں روا نہیں تھی' یہ اثر ان کی اولاد میں بھی بڑا واضح نظر آتا ہے' بھول جانے کی عادت تھی بلکہ ہسٹریا کے پکے مریض تھے' لہو ولعب میں جانا ان کے یہاں کوئی عیب نہیں تھا' زندگی میں ناکام عشق کیا اور محمدی بیگم کی حسرت لے کر قادیان کی خاک کا حصہ بن گئے' آپ کے کلام میں بکثرت شعائر اسلام کی گستاخیاں دیکھنے کو ملتی ہیں ان تمام اخلاق رذیلہ کی صرف چند جھلکیاں اور پھر تفصیلاً اخبار کے مضمون میں اٹھائے گئے دلائل پر بحث کریں گے' لیکن پہلے فضائل پڑھیے اور سر پیٹیے:

☆......''میری بیماری کی نسبت آنحضرتؐ نے پیشگوئی کی تھی' جو اس طرح وقوع میں آئی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح جب آسمان سے اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوں گی' سو اس طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں' ایک اوپر کے دھڑ کی یعنی مراق اور دوسری کثرت بول۔'' (تشحیذ الاذہان جون ۱۹۰۶ء)

☆......''حضور نے فرمایا: ایک رنگ میں سب نبیوں کو مراق ہوتا ہے مجھ کو بھی ہے۔'' (سیرت المہدی ج:۳)

مرزا قادیانی نے بہت ساری زلزلوں اور تباہی کی خبریں اشتہارات کے ذریعے نشر کیں' مگر کوئی خبر ان کے مرنے تک اور پھر آج تک سچی ثابت نہیں ہوئی۔

سیرت المہدی ج۳ ص:۲۱۳ میں لکھا ہے:

''حضرت (یعنی مرزا قادیانی) کے یہاں رات کو عورتیں پہرہ دیتیں اور یہ ارشاد تھا کہ جب میری زبان پر کوئی لفظ جاری ہوتا سنو تو جگا دو۔'' (بلاتبصرہ)

مرزا قادیانی کے مرید صادق قادیانی اپنی کتاب ذکر حبیب میں رقم طراز ہیں:

''حضرت (یعنی مرزا قادیانی) کی ایک دیوانی خادمہ تھی اور اندرون خانہ خدمت بجالاتی تھی' ایک دفعہ حضرت کمرے میں بیٹھے لکھنے پڑھنے میں مصروف تھے کہ دیوانی ایک کونے میں کپڑے اتار کر نہانے بیٹھ گئی۔'' (بلاتبصرہ)

الفضل ۲۰/مارچ ۱۹۲۸ء میں حضرت کے مرید غلام محمد قادیانی کا مضمون ہے:

''میری بیوی پندرہ برس کی عمر میں حضرت کے پاس آئی' حضور کو مرحومہ کی خدمت خصوصاً پاؤں دبانا بہت پسند تھا۔''

ان حرکتوں پر ایک شخص محمد حسین قادیانی نے اعتراض کیا کہ مرزا قادیانی غیر عورتوں سے پاؤں کیوں دبواتے ہیں؟ تو حضرت کے مرید

خاص حکیم فضل دین قادیانی نے جواب دیا:
’’وہ نبی معصوم ہیں‘ ان سے مس کرنا اوراختلاط منع نہیں بلکہ موجب رحمت وبرکت ہے۔‘‘ (اخبارالحکم ج۱۱‘۱۳/اپریل ۱۹۰۷ء)

سیرت المہدی ج:۳صفحہ۱۰۳میں ہے:
’’حضرت صاحب کوسخت کھانسی ہوئی‘ ایسی کہ دم نہ آتا تھا‘ البتہ منہ میں پان رکھ کر قدرے آرام معلوم ہوتا تھا‘ اس وقت آپ نے اس حالت میں پان منہ میں رکھے‘ رکھے نماز پڑھی۔‘‘

حضرت صاحب کی ان تمام خرافات کی وجہ ایک ہی تھی‘ جس کا ذکر بیاض حکیم نورالدین قادیانی صفحہ۲۱۲میں یوں ہے:
’’مرض مراق کی علامات میں اہم ترین علامت یہ بیان کی گئی کہ مالیخولیا کا کوئی مریض خیال کرتا ہے کہ میں بادشاہ ہوں‘ کوئی خیال کرتا ہے کہ میں خدا ہوں اورکوئی خیال کرتا ہے کہ میں پیغمبر ہوں۔‘‘

حضرت مسیح موعود نے تریاق الٰہی دوا خدا تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت بنائی اوراس کا بڑا جز افیون تھا‘ یہ دواکسی قدراورافیون کی زیادتی کے بعد حکیم نورالدین کومرزا قادیانی چھ ماہ سے زائدتک دیتے رہے اورخود بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتے رہے۔(اخبارالفضل ج۱۷نمبر۱۹۶جولائی۱۹۲۹ء)

مرزا قادیانی نے حکیم محمدحسن کوایک خط لکھا کہ اس وقت میاں یار محمد کو بھیجا جاتا ہے‘ آپ اشیائے خوردنی خودخریدیں اورایک بوتل ٹانک وائن کی پلومر کی دکان سے خریدیں‘ مگرٹانک وائن چاہئے اس کالحاظ رہے۔
(خطوط امام بنام غلام ص:۵)

☆......’’جو ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولدالحرام بننے کا شوق ہے اورحلال زادہ نہیں۔‘‘(انوارالاسلام صفحہ۳۰ مندرجہ روحانی خزائن ص۳۱ ج۹)

☆......’’میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اوراس کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اورمیری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اوراسے قبول کرتا ہے مگر بدکارعورتوں کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔‘‘
(آئینہ کمالات اسلام ص:۵۴۷)

توہین انبیاء کےصرف چندنمونے:

☆......’’آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کاراورکسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجودظہور پذیر ہوا۔‘‘(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص:۷)

☆......’’میرے نزدیک مسیح شراب سے پرہیز رکھنے والانہیں تھا۔‘‘
(ریویوج ا ص:۱۲۲/۱۹۰۲ء)

☆......’’یہ بھی یاد رہے کہ آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کوکسی قدر جھوٹ بولنے کی عادت تھی۔‘‘(ضمیمہ انجام آتھم ص:۵)

☆......’’یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔‘‘
(کشتی نوح حاشیہ ص:۷۵)

ایک مرتبہ مجھے ایک دوست نے یہ صلاح دی کہ ذیابیطس کے لئے افیون مفید ہے۔بس علاج کی غرض سے مضائقہ نہیں کہ افیون شروع کردی جائے۔میں نے جواب دیا کہ یہ آپ نے بڑی مہربانی کی کہ ہمدردی فرمائی لیکن اگر میں ذیابیطس کے لئے افیون کھانے کی عادت کرلوں تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کرکے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا دوسراافیونی۔‘‘
(نسیم دعوت ص۶۹‘روحانی خزائن ص۴۳۶ ج۱۹)

یہ چند نمونے خرافات مرزا قادیان کے جس کی صفائی بیان کرنے کے لئے قلم اور کاغذ ضائع کیا جاتا ہے اوراخبارات کے ذریعے دھوکہ دہی کا عمل دہرایا جارہا ہے۔مرزا کی ساری بیاض اگرکھول دی جائے توالامان والحفیظ....

(جاری ہے)

’’خاتم النبیین کا حقیقی مفہوم‘‘

ختم نبوت اورمحمد صلی اللہ علیہ وسلم لازم وملزوم ہیں،یعنی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کا حقیقی مفہوم ہیں۔اگر ہم ختم نبوت کی حفاظت میں سستی اورکاہلی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور منکرین ختم نبوت قادیانیوں اورمرزائیوں کے ارتدادی حربوں پرغورنہیں کرتے بلکہ اس کے برعکس ان سے راہ ورسم رکھی ہوئی ہے تو مطلب صاف ہے کہ ہم نے نفسِ رسالت محمدیہ کونظرانداز کردیا ہے؟اور جو آدمی ایسا کرے،وہ کیسے مسلمان ہوسکتا ہے؟

(’’محبت نبوی کے تقاضے‘‘از حضرت مولانا حافظ محمداکرم طوفانی مدظلہ)

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

دعوتی و تبلیغی اسفار

نور پور نورنگا بہاولپور کے تین بھائیوں نے بہاولپور سے دہلی اور سہارنپور کا سفر کیا۔ان میں سے ایک کا نام اللہ بخشؒ جنہوں نے جامعہ نظامیہ دہلی سے سند فارغ حاصل کی، دوسرے کا نام عبدالعزیزؒ تھا، جو دارالعلوم دیوبند سے فارغ التحصیل ہوئے اور مولانا عبدالعزیز کہلائے۔ تیسرے رحمت اللہؒ تھے جنہوں نے جامعہ امینیہ دہلی سے سند فضیلت حاصل کی اور مولانا رحمت اللہ کہلائے۔

اول الذکر مولانا اللہ بخشؒ نے قطب الارشاد حضرت فضل علی قریشیؒ سے خلافت حاصل کی اور اپنے علاقہ نور پور نورنگا میں دینی کام کا آغاز کیا۔جامعہ مسجد تعمیر کی جو مرکزی جامع مسجد کے نام سے معروف ہے،انہیں اللہ پاک نے دو بیٹے عطا فرمائے، بڑے بیٹے کا نام عطاء اللہ رکھا، جو عالم و فاضل اور صوفی منش انسان تھے،اپنے والد کے جانشین کہلائے۔دوسرے فرزند ارجمند مولانا عبیداللہؒ تھے جو نور پور نورنگا ہائی اسکول کے بالمقابل اسٹیشنری کی دکان چلاتے رہے۔جب جمعیت علماء اسلام جو دو حصوں میں تقسیم ہوئی تو وہ حضرت مولانا سمیع الحقؒ کے گروپ سے تعلق رکھتے تھے۔ان کی شادی خانہ آبادی احمد پور شرقیہ کے معروف عالم دین حضرت مولانا مفتی واحد بخشؒ کی صاحبزادی سے ہوئی۔ مولانا مفتی عبدالقدوسؒ، مولانا محمد احمدؒ جو جامعہ خیر المدارس ملتان سے فاضل ہوئے،ان کے برادر نسبتی تھے۔

مولانا عبیداللہؒ نے سنایا کہ جب جمعیت علماء اسلام میں اختلافات زوروں پر تھے۔ حضرت مولانا فضل الرحمٰن دامت برکاتہم کی قیادت میں جمعیت علماء اسلام نے یادگارِ پاکستان کے گراؤنڈ لاہور میں پہلی کانفرنس کا اعلان کیا تو میں اپنی دکان پر بیٹھا ہوا تھا کہ کانفرنس میں شرکت کے لئے سندھ اور بلوچستان سے پچاس ساٹھ بسوں پر مشتمل ایک قافلہ گزرا وہ قافلہ اور پرچم نبوی دیکھ کر میرے دل و دماغ میں ارتعاش پیدا ہوا۔تھوڑی دیر کے بعد ایک اور قافلہ گزرا تو اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر میں نے دکان بند کردی اور گھر آکر اہلیہ محترمہ سے کہا کہ ایک دو سوٹ تیار کر کے بیگ میں ڈالو، اس نے کہا کہ کہاں جانا ہے؟ میں نے کہا: لاہور، کہنے لگی لاہور کیا ہے؟ میں نے کہا کہ جمعیت علماء اسلام کی کانفرنس میں شرکت کے لئے، اس نے کہا کہ کون سی جمعیت اور آپ کا اس کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ میں نے کہا کہ: جو منظر میں نے دیکھا ہے اگر تو دیکھ لیتی تو تو بھی کانفرنس میں شرکت کے لئے تیار ہو جاتی، بہر حال نظریاتی ورکر تھے۔

مولانا اللہ بخشؒ کے بڑے بیٹے مولانا عطاء اللہؒ نے جامع مسجد کی امامت و خطابت سنبھالے رکھی۔راقم کو بھی کئی مرتبہ ان کی زندگی میں مرکزی جامع مسجد میں جمعہ کے موقع پر بیان کی سعادت نصیب ہوئی۔ان کی وفات کے بعد ان کے فرزند اکبر مولانا مطیع اللہ ان کے جانشین مقرر ہوئے اور بہت ہی جلد اپنے والد سے جا ملے۔مولانا مطیع اللہؒ کے بعد حافظ ضیاء اللہ سلمہ نے مرکزی جامع مسجد کی امامت وخطابت سنبھالی ہوئی ہے۔

مولانا عبدالعزیزؒ جو دارالعلوم دیوبند کے فاضل تھے۔ان کے فرزندانِ گرامی میں مولانا رشید احمد نور پوریؒ تھے جو لکھنے پڑھنے کا ذوق رکھتے تھے انہوں نے (سابقہ ریاست) بہاولپور کے علماء کرام اور مشائخ عظام پر کتاب بھی لکھی جو زیور طباعت سے آراستہ نہ ہوسکی۔اللہ پاک بہاولپور کی کسی شخصیت کو اس کی طباعت کی توفیق نصیب فرمائیں، کام کی چیز ہے۔

تیسرے بھائی مولانا رحمت اللہؒ تھے جو جامعہ امینیہ دہلی سے فارغ التحصیل ہوئے، لاولد تھے۔ جامع مسجد الصادق کے بالمقابل ”رحمت بک کمپنی“ کے نام سے دکان چلاتے تھے بہت ہی نیک سیرت انسان تھے، ان سے ڈھیروں ملاقاتیں رہیں۔

راقم جب ۱۹۸۰ء سے ۱۹۹۰ء تک بہاولپور میں مبلغ تھا۔قربانی کے دنوں میں ہمارا کھالوں کا مرکزی کیمپ جامع مسجد الصادق کے سامنے ہوتا تھا اور دیگر اداروں کے کیمپ میں بھی عید کی مصروفیات کی وجہ سے طلبا اور کارکنوں کو عیدالاضحیٰ کے دن شام تک بھوکا رہنا پڑتا تھا تو راقم نے مولانا مرحوم سے درخواست کی کہ اس کا کوئی انتظام ہونا چاہئے، تو مرحوم اپنے گھر حلوہ کا بڑا پتیلا اور سالن تیار کرا کے لاتے اور ایک سو سے

زائد روٹیاں تو تمام اداروں کے طلبہ اور کارکن عیدالاضحیٰ کے دن ان کے مہمان ہوتے۔

بات مرکزی جامع مسجد نور پور کی چل رہی تھی، مولانا عطاء اللہ ہمارے حضرت بہلویؒ ثانی حضرت مولانا عبدالحئی بہلویؒ کے خلفاء میں سے تھے۔ ان کی اور ان کے فرزند اکبر کی وفات کے بعد حافظ ضیاء اللہ نور پوری سلمہ امامت وخطابت سنبھالے ہوئے ہیں۔ یکم ذوالحجہ ۱۴۴۳ھ مطابق یکم جولائی ۲۰۲۲ء جمعۃ المبارک کا خطبہ راقم نے مرکزی جامع مسجد میں دیا۔ کئی ایک پرانے رفقاء سے ملاقاتیں ہوئیں۔ اللہ پاک اہل حق کے اس مرکز کو قیامت تک آباد وشاداب رکھیں۔

جامع مسجد الرحمٰن گرین ٹاؤن: بہاولپور میں یکم جولائی مغرب کے بعد درس کا اہتمام کیا گیا، جس نے جلسہ کی شکل اختیار کرلی۔ جامع مسجد الرحمٰن کی بنیاد ۱۹۹۲ء میں رکھی گئی۔

مولانا مفتی عبدالرزاق مدظلہ امامت و خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں، آپ ہر روز صبح کی نماز کے بعد درس قرآن ارشاد فرماتے ہیں۔ اس کے انوار و برکات نمازیوں کے چہروں پر نظر آ رہے تھے۔ اللہ پاک تمام مساجد کے ائمہ وخطبا کو درس قرآن دینے کی توفیق دیں۔

جامع مسجد ون یونٹ کالونی: صدر محمد ایوب خان کے دور میں جب مغربی پاکستان کے چاروں صوبوں کی حیثیت ختم کر کے ون یونٹ قرار دیا گیا۔ یعنی پورے ملک کو دو ہی صوبے قرار دیا گیا۔ مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان، اس وقت یہ کالونی معرض وجود میں آئی اور اس کا نام ون یونٹ کالونی رکھا گیا۔ جس میں زیادہ تر سرکاری ملازمین کے کوارٹرز ہیں۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حنیفؒ صدر المدرسین جامعہ دارالعلوم مدنیہ ماڈل ٹاؤن بہاولپور ایک عرصہ تک اس کے امام وخطیب رہے۔ حضرت موصوف حضرت مولانا ولی محمد رائے پوریؒ ہڑپہ ساہیوال کے خلیفہ بھی تھے۔ بہت ہی ذاکر شاکر انسان تھے، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے خورد وکلاں سے بہت محبت فرماتے۔ راقم ان کی زندگی میں کئی مرتبہ حاضر ہوا اور بیان کی سعادت نصیب ہوئی۔

اسی کالونی میں ہمارے ایک بہت ہی پیارے جماعتی دوست ڈاکٹر عبدالستار اخترؒ ہوا کرتے تھے۔ مجلس کے لئے اپنے خاندان اور رفقاء سے مالی فنڈ جمع کیا کرتے تھے۔ رمضان المبارک میں بھی کوشش فرماتے نیز آخری عمر میں ضعف اور کمزوری کے باوجود قربانی کی کھالیں مجلس کے لئے جمع فرماتے۔ ان کے زمانہ سے ہی ون یونٹ کالونی میں مجلس کے لئے قربانی کی کھالوں کا مرکز رہا ہے۔ اب بھی الحمدللہ! وہاں مرکز ہوتا ہے۔ راقم نے قربانی کے فضائل ومسائل پر درس دیا۔ بہاولپور کے مبلغ مولانا محمد اسحاق ساقی سلمہ نے پروگرام ۲؍جولائی کا ترتیب دیا۔

جامع مسجد نورالحق کالونی: ۲؍ جولائی ۲۰۲۲ء مغرب کی نماز کے بعد نورالحق کالونی کی جامع مسجد میں درس ہوا، جس میں ایک سو سے زائد نمازیوں نے شرکت کی۔ عنوان ”قربانی حکم خداوندی“ تھا۔

جامع مسجد ٹرسٹ کالونی: بہاولپور میں اہل حق کا عظیم مرکز ہے۔ تبلیغی جماعت کے معروف بزرگ مبلغ مولانا محمد احمد انصاریؒ اسی کالونی کے باسی تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن الحاج سیف الرحمٰن انصاریؒ جو ایک عرصہ تک مجلس بہاولپور کے امیر بھی رہے، ان کی رہائش بھی اسی کالونی میں تھی۔ موخرالذکر عاشق قرآن تھے، صحت کے زمانہ میں دس پارے یومیہ معمول رہا اور آخری دنوں میں جب وضو دیر تک برقرار نہیں رہتا تھا، جب تک وضو رہا دو تین پارے تلاوت کر ہی لیتے۔ بہت ہی سلیم الفطرت انسان تھے، دنیاوی طور پر بھی اللہ پاک نے انہیں مال و دولت سے سرفراز فرمایا تھا۔ مرکزی انجمن تاجران بہاولپور کے ایک عرصہ تک مرکزی صدر بھی رہے۔ ۱۹۷۴ء، ۱۹۸۴ء کی تحریکہائے ختم نبوت میں مردانہ وار حصہ لیا، بلکہ قائدانہ کردار ادا کیا۔ ۱۹۸۴ء کی تحریک کے زمانہ میں راقم بھی بہاولپور میں مبلغ تھا، مجلس نے ان کے قائدانہ کردار سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بازاروں کے صدور وسیکریٹریز کو مجلس عمل کا ممبر بنالیا۔ اس کا فائدہ یہ ہوتا تھا کہ جب کسی مسئلہ پر کلی یا جزوی ہڑتال کا فیصلہ کیا جاتا تو یہ فیصلہ چونکہ بازاروں کی انجمنوں کے صدور وسیکریٹریز کا ہوتا تھا، تو ہڑتال کامیاب کرانے کے لئے زیادہ تگ و دو کی ضرورت نہ ہوتی تھی۔

حاجی سیف الرحمٰنؒ کا انتقال ۲۰۲۰ء میں ہوا تو شیخ الحدیث مولانا مفتی عطاء الرحمٰن مجلس کے امیر بنائے گئے۔ جامع مسجد ٹرسٹ کالونی کے امام وخطیب مولانا مفتی عطاء الرحمٰن مدظلہ کے فرزند ارجمند مولانا مفتی محمد سفیان سلمہ ہیں۔ ۳؍جولائی ۲۰۲۲ء صبح کی نماز کے بعد قربانی کے فضائل کے عنوان پر درس ہوا۔ بعدازاں حاجی سیف الرحمٰن کے گھر ان کی بیٹھک میں کافی دیر ان کی یادیں تازہ کرتے رہے۔

جامعہ نظامیہ حیدریہ کے شعبہ بنات میں بیان: نواب آف بہاولپور صادق محمد عباسیؒ کی کابینہ کے رکن جناب نظام الدین حیدر کے فرزندارجمند میاں حسنین حیدر نے بہاولپور کے معروف عالم دین مولانا شمس الدین انصاریؒ کو ایک قطعہ اراضی وقف کیا، جس میں مولانا شمس الدین انصاریؒ نے میاں نظام الدین حیدر کے نام پر جامعہ نظامیہ حیدریہ ۱۹۸۰ء میں حضرت درخواستیؒ کے مبارک ہاتھوں سے سنگ بنیاد رکھوا کر قائم کیا۔ مولانا شمس الدین حافظ قرآن والحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ کے تلامذہ میں سے تھے اور حضرت کے مدرسہ جامعہ مخزن العلوم والفیوض خان پور کے محصل بھی رہے۔

جامعہ نظامیہ کا آغاز اگرچہ حفظ قرآن سے ہوا، لیکن آگے چل کر واقعتاً جامعہ بن گیا، الحمدللہ! دورۂ حدیث شریف تک بنین و بنات میں تعلیم ہوتی ہے۔ ۳؍جولائی ۲۰۲۲ء کو بنات میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت کے حوالہ سے راقم کا بیان ہوا۔ بہاولپور کی مساجد اور جامعہ نظامیہ میں بیان مولانا محمد اسحاق ساقی کی مساعی جمیلہ سے ہوا۔

جامعہ کے شعبہ بنات میں ۲۰۰ طالبات مسافر اور ۸۰ کے قریب مقامی بچیاں زیر تعلیم ہیں۔ ۲۰؍جون ۲۰۲۰ء کو مولانا انصاریؒ کے انتقال کے بعد ان کے فرزند نسبتی قاری محمد یاسین مہتمم اور فرزندارجمند مولانا محمد راشد نائب مہتمم بنائے گئے۔

جامعہ رحیمیہ دنیاپور: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک مشنری تبلیغی جماعت ہے۔ جس کے مبلغین اپنا تبلیغی نظم خود سیٹ کرتے ہیں۔ مساجد کے ائمہ وخطباء سے ہمیشہ رابطہ میں رہتے ہیں۔ جس علاقہ سے متعلق معلوم ہوا کہ اس میں قادیانیوں کی سرگرمیاں معمولی سی بھی ہیں، مقامی احباب سے مل کر چھوٹے بڑے پروگرام ترتیب دیتے ہیں، ہم نے اپنے مبلغین کے اجلاس میں طے کیا ہوا ہے کہ ہر دن کم از کم دو درس دیں اور ماہوار تبلیغی رپورٹیں چیک کرنے کے بعد کمیوں، کوتاہیوں کی نشاندہی بھی کی جاتی ہے، نہ صرف نشاندہی بلکہ سہ ماہی میٹنگ میں باز پرس کی جاتی ہے۔ راقم کو جب سے اللہ پاک نے سواری عطا فرمائی تو کوشش یہ ہوتی ہے کہ جہاں تبلیغی پروگرام ہے۔ اس کے لئے جلدی سفر شروع کیا جائے اور اس روٹ پر واقع جماعتی احباب و رفقاء سے ملاقات اور جماعتی معاملات پر مشاورت بھی کر لی جائے اور کہیں ضرورت محسوس ہو تو متعلقہ مبلغ کو اس کی نشاندہی کر دی جائے۔ بہاولپور سے فارغ ہو کر خانیوال کا سفر طے ہوا تو راستہ میں ہمارے خیرالمدارس کے زمانہ کے ایک ساتھی مولانا رحیم بخشؒ ہوتے تھے۔ فراغت کے بعد انہوں نے دنیاپور کو اپنا مستقر بنایا۔ دنیاپور کی قدیمی جامع مسجد خانانوالی کو ایک عرصہ تک تبلیغ و تدریس کا مرکز بنائے رکھا۔ پھر بہاولپور، خانیوال روڈ پر ''جامعہ رحیمیہ'' کے نام سے ادارہ بنایا اور اس میں تدریس وتبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا تاآنکہ ان کی وفات کے بعد ان کے فرزندارجمند مولانا حسین احمد سلمہ جو جامعہ باب العلوم کہروڑپکا کے فاضل ہیں، جامعہ کے اساتذہ کرام کی نگرانی میں جامعہ کا نظم چلا رہے ہیں، جامعہ میں دورۂ حدیث تک اسباق ہوتے ہیں، ایک سو سے زائد مسافر طلبہ ہیں۔ ۳؍جولائی ۲۰۲۲ء کو ظہر سے پہلے جامعہ میں حاضری ہوئی اور عصر کی نماز سے پہلے طلبہ کو عقیدۂ ختم نبوت سمجھایا۔ کیونکہ انہی طلبہ نے آگے چل کر دینی نظم کو سنبھالنا ہے۔ نیز حاجی محمد طیب عثمان امیر مجلس دنیاپور سے بھی ملاقات ہوئی۔ نماز عصر سے فراغت کے بعد خانیوال کا سفر کیا۔ خانیوال عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر پیر طریقت مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی مدظلہ ہیں جو سلسلۂ نقشبندیہ کے معروف شیخ حضرت مولانا خواجہ عبدالمالک صدیقیؒ کے فرزندارجمند اور جانشین ہیں۔ جبکہ ناظم اعلیٰ مولانا عطاء المنعم نعیم ہیں۔ مولانا عبدالستار گورمانی خانیوال اور وہاڑی اضلاع کے مبلغ ہیں، انہوں نے پرانا خانیوال میں مغرب کے بعد پروگرام رکھا۔

جامع مسجد المنظور پرانا خانیوال: جامع مسجد کا سنگ بنیاد ۱۹۶۷ء میں حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے ایک خلیفہ مولانا محمد حسنؒ نے رکھا۔ مولانا محمد عبداللہ عابد امام وخطیب ہیں اور ان کے فرزندارجمند مولانا مفتی سمیع اللہ معاون ہیں، ان کی دعوت پر ۳؍جولائی ۲۰۲۲ء کو مغرب کی نماز کے بعد جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت ونعت کے بعد راقم کا عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت، ناموس رسالت اور فضائل ومسائل قربانی پر تفصیلی خطاب ہوا۔ عشاء کی نماز جامع مسجد المینار میں ادا کی اور رات کا قیام بھی یہیں رہا۔

جامع مسجد قطب الدین افضل ٹاؤن: خانیوال میں عصر کی نماز کے بعد بیان ہوا۔ مسجد ہذا کی زمین جناب قطب الدین مرحوم کے فرزند ارجمند نے اپنے والد کے ایصال ثواب کے لئے وقف کی۔ چنانچہ وقف کنندہ کے ولد کے نام سے مسجد بنائی گئی۔ مولانا محمد آصف جنید بغدادی امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دے رہے

ہیں۔موصوف کے والد گرامی بغداد میں ملازم تھے کہ اس دوران ان کی ولادت ہوئی تو اس نسبت سے اپنے نام کے ساتھ بغدادی لکھتے ہیں، ان کی دعوت پر پروگرام منعقد ہوا۔خانیوال کے پروگرام سے فارغ ہوکر ملتان آنا ہوا۔ملتان چوک کمہاراں کے قریب جامع مسجد صراط الجنۃ میں مغرب کی نماز کے بعد قربانی کے فضائل و مسائل پر بیان ہوا۔

جامع مسجد سیّدنا امیر حمزہ میں خطبہ جمعہ: ۸/جولائی جمعۃ المبارک کا خطبہ جلال پور پیروالا کی کچہری کی جامع مسجد سیّدنا امیر حمزہؓ میں قربانی کی فرضیت، فضائل و مناقب کے عنوان پر دیا۔خطبہ جمعہ کا اہتمام مسجد کمیٹی کے ذمہ دار جناب محمد اسحاق نعمانی کی فرمائش پر مولانا عبدالرحمٰن جامی نے ترتیب دیا۔

عیدالاضحیٰ کا خطبہ: مدرسہ تعلیم القرآن صدیقیہ جامع مسجد سیّدنا علی المرتضیٰؓ صدیق آباد شجاع آباد میں دیا۔اللہ پاک ان پروگراموں کو اپنی بارگاہ عالیہ میں منظور و مقبول فرمائیں۔آمین یاالٰہ العالمین۔

جامعہ موسویہ جامع مسجد الاقصیٰ: جامعہ کے بانی حضرت قطب الارشاد فضل علی قریشیؒ کے خلیفہ حضرت اقدس حافظ محمد موسیٰ نقشبندیؒ تھے۔حضرت والا کے فرزند ارجمند حضرت مولانا قاری محمد اسماعیل نقشبندیؒ نے اس مرکز کو سنبھالا ان کی وفات کے بعد آپ کے فرزند ارجمند مولانا قاری محمد قاسم نقشبندی مدظلہ نظم سنبھالے ہوئے ہیں، چند ماہ قبل موصوف کے فرزند نسبتی حافظ حسن بلالؒ کا انتقال ہوا۔راقم اپنی بے ڈھبی مصروفیات اور اپنی نالائقی کی وجہ سے تعزیت کے لئے حاضر نہ ہوسکا۔چنانچہ ۸/ جولائی ۲۰۲۲ء کو مغرب کی نماز کے بعد ”قربانی کے فضائل“ پر درس دیا، بعدازاں مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لئے فاتحہ کی اور مغفرت کی دعا کی گئی۔حسن بلال نوعمری میں فوت ہوئے، انا للہ وانا الیہ راجعون، پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بچہ سوگوار چھوڑا۔

☆☆..................☆☆

ملک عزیز سے بدامنی کے خاتمے کے لیے عدل فاروقی کو اپنانا ہوگا: علماء کرام

لاہور..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا قاری علیم الدین شاکر، مولانا جمیل الرحمٰن اختر، مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالنعیم، مولانا حافظ محمد اشرف گجر، مولانا محبوب الحسن طاہر، مولانا عبدالعزیز، مولانا سید عبداللہ شاہ، مولانا خالد محمود، مولانا سعید وقار نے سیرت حضرت عمرؓ کے موضوع پر جمعہ کے اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ عدل وانصاف کے پیکر تھے، ملک عزیز سے بدامنی کے خاتمے کے لیے عدل فاروقی کو اپنانا ہوگا۔انہوں نے کہا کہ حضرت عمرؓ کا طرز حکمرانی تمام مسلمان حکمرانوں کے لیے مشعل راہ ہے، آپؓ کی انسانیت کے لیے خدمات قابل تقلید ہیں۔اسلام کی اشاعت میں آپ کا کردار مثالی ہے۔حضرت عمر فاروقؓ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عقیدت ومحبت تھی ترویج اسلام کے لیے اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔علماء کرام نے کہا کہ جب آپؓ منصب خلافت پر فائز ہوئے تو عدل وانصاف کی عمدہ مثال قائم کی۔ڈاک، پولیس اور دیگر محکمے بنائے۔حضرت عمرؓ مراد پیغمبر ہیں، اسلام کی تقویت کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کو بارگاہ الٰہی سے مانگا تھا۔وطن عزیز سے ہر بحران کا خاتمہ حضرت عمر فاروقؓ کے طرز حکمرانی کو اپنانے سے ہی ممکن ہے۔علماء کرام نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو وہ حضرت عمرؓ ہوتے، جب حضرت عمرؓ جیسے جلیل القدر صحابی نبی نہ بن سکے تو آج جھوٹے مدعیان نبوت کو مسلمان کیسے برداشت کر سکتے ہیں۔مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ خلیفہ دوم حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اسلام کی وہ عظیم شخصیت ہے کہ جن کی اسلام کے لئے روشن خدمات، جرات وبہادری، عدل و انصاف پر مبنی فیصلوں، فتوحات اور شاندار کردار اور کارناموں سے اسلام کا چہرہ روشن ہے، سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تاریخ انسانی کا ایسا نام ہے جس کی عظمت کو اپنے ہی نہیں بیگانے بھی تسلیم کرتے ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نبی نہیں تھے مگر اللہ نے ان کی زبان حق پر وہ مضامین جاری کر دیئے جو وحی خدا کا حصہ بن گئے، تمام خلفاء مرید رسول ہیں جبکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مراد رسول ہیں، آپ نے حکومت کے انتظام وانصرام، بے مثال عدل و انصاف، عمال حکومت کی سخت نگرانی، رعایا کے حقوق کی پاسداری، اخلاص نیت وعمل، جہاد فی سبیل اللہ اور دعوت کے میدانوں میں ایسے ایسے کارہائے نمایاں انجام دیئے کہ انسانی تاریخ ان کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔سیدنا عمر فاروق کے بعد آنے والے حکمرانوں میں سے جس نے بھی کامیاب حکمران بننے کی خواہش کی، اسے فاروق اعظم کے قائم کردہ ان زریں اصولوں کو مشعل راہ بنانا پڑا، جنہوں نے اس عہد کے مسلمانوں کی تقدیر بدل کر رکھ دی، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلمان ہونے سے اسلام کی قوت وشوکت زیادہ ہوئی، موجودہ حکمرانوں کو چاہیے کہ وہ بہترین طرز حکمرانی کے لیے خلفائے راشدین کے نقش قدم پر چلیں۔علماء کرام نے خطبات جمعہ میں عوام سے وعدہ لیا کہ ۶/ستمبر بروز منگل کو جامعہ اشرفیہ لاہور میں منعقد ہونے والی تاریخی تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں بھرپور انداز میں شریک ہوکر تجدید عہد کریں کہ عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے اور دشمنان ختم نبوت کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے۔

تحفظ ختم نبوت کورس، برائے خواتین

مولانا محمد قاسم، کراچی

مدرسہ خدیجۃ الکبریٰ کراچی کے علاقے محمد علی سوسائٹی میں قائم ہے۔ اس ادارے میں خواتین کی دینی تعلیم وتربیت کا سلسلہ عرصہ دراز سے جاری ہے۔ قرب و جوار کی اکثر خواتین اس مدرسے سے جاری علومِ نبوت کے فیض سے استفادہ کررہی ہیں۔ مدرسہ خدیجۃ الکبریٰ کے مہتمم حضرت مولانا مفتی شفیق احمد خان بستوی مدظلہ ہیں، جو دارالعلوم دیوبند (ہندوستان) کے فاضل اور حضرت مولانا حکیم محمد اختر رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز ہیں۔ علم وتصوف سے وابستگی کے ساتھ ساتھ آپ تحفظ ختم نبوت کے مشن سے بھی لگاؤ رکھتے ہیں، چنانچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے تحت پروگراموں میں آپ تشریف لاتے ہیں، سرپرستی فرماتے ہیں اور اپنے قیمتی بیانات سے عوام کو مستفید بھی کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ اپنے مدرسہ میں بھی معلمات وطالبات اور محلے کی خواتین کے لئے تحفظ ختم نبوت نشست کا اہتمام کرواتے ہیں، جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغین عقیدۂ ختم نبوت ودیگر عنوانات پر اسباق پڑھاتے ہیں۔

اسی سلسلے کا ایک ٹیچر ٹریننگ یعنی معلمات تربیتی کورس پانچ نشستوں پر مشتمل منعقد ہوا۔ جس کا آغاز ۷؍جون سے اور اختتام ۵؍جولائی ۲۰۲۲ء کو ہوا۔ ہر منگل کو سہ پہر ۳ بجے تا ساڑھے چار بجے کلاس ہوتی تھی، جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ، مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد مدظلہ، مبلغین ختم نبوت کراچی مولانا عبدالحئی مطمئن، مولانا محمد قاسم، مولانا محمد عادل غنی اور مولانا محمد رضوان زید مجدہم نے عقیدۂ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری، حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام وظہور امام مہدی علیہ الرضوان، علاماتِ قیامت، تحریکہائے ختم نبوت، فتنۂ قادیانیت کیا ہے؟، قانون ناموس رسالت اور فتنۂ گوہر شاہی کے موضوعات پر دروس دیئے۔ اس کورس میں تقریباً ڈھائی، تین سو خواتین نے شرکت کی اور باقاعدہ نوٹس تیار کئے۔ مدرسہ کے مہتمم مفتی شفیق احمد بستوی صاحب خود بھی تشریف فرما ہوئے اور اہم نکات نوٹ کرتے جاتے، یہ ان کی دلچسپی اور لگن کی دلیل ہے اور دیگر حضرات کے لئے مشعل راہ ہے۔ اسی طرح کورس میں شریک معلمات نے ان تمام اسباق کو اپنے پاس محفوظ کیا اور اس کی کتابی شکل میں ترتیب کے لئے اس کو کمپوز کرکے مولانا قاضی احسان احمد کو مسودہ پیش کیا، جسے مولانا نے جستہ جستہ دیکھ کر حضرت بستوی کی خدمت میں پیش کردیا اور اس کی نوک پلک درست کرنے کی طرف توجہ مبذول کروائی، رب کریم ہماری معلمات کی اس دلچسپی کو عملی شکل عطا فرماکر میدان عمل کا شاہسوار بنائیں آمین۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے مقاصد میں کامیاب فرمائے اور یہ یونہی ہم خدام ختم نبوت کی سرپرستی فرماتے رہیں تاکہ عقیدۂ ختم نبوت کا پیغام گھر گھر عام ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو روزِ محشر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا مستحق فرمائے۔ آمین۔

بُرائی کا بدلہ بھلائی سے کرنے کا حکم

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ذاتی معاملہ میں کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا، لیکن جب اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیز کا ارتکاب کیا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے حکم کو پامال کرنے کی وجہ سے سزا دیتے تھے۔ (بخاری شریف)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم دوسروں کی دیکھا دیکھی کام نہ کرو، کہ یوں کہنے لگو: اگر لوگ ہمارے ساتھ بھلائی کریں تو ہم بھی ان کے ساتھ بھلائی کریں اور اگر لوگ ہمارے اوپر ظلم کریں تو ہم بھی ان پر ظلم کریں، بلکہ تم اپنے آپ کو اس بات پر قائم رکھو کہ اگر لوگ بھلائی کریں تو تم بھی بھلائی کرو اور اگر لوگ بُرا سلوک کریں تب بھی تم ظلم نہ کرو۔ (ترمذی شریف)

انتخاب: حافظ محمد سعید لدھیانوی، کراچی

یکم ستمبر 2022 بروز جمعرات بعد نماز عصر ان شاء اللہ
فقید المثال
عظیم الشان
تاریخ ساز
تحفظ ختم نبوت کانفرنس
بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے
ان شاء اللہ
آیئے اور ایمان بڑھایئے
بمقام مزار قائد کراچی
بدعا
پیر طریقت رہبر شریعت ولیٔ کامل حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی صاحب حفظہ اللہ نقشبندی مجددی
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
زیر صدارت
پیر طریقت مخدوم العلماء ولی ابن ولی حضرت مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد صاحب حفظہ اللہ
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
زیر سرپرستی
یادگار اسلاف مفکر ختم نبوت حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحب جالندھری حفظہ اللہ
مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
زیر نگرانی
استاذ العلماء یادگار اسلاف حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحب حفظہ اللہ
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
ملک بھر سے نامور علماء کرام مشائخ عظام نعت خواں
قراء اور مذہبی سیاسی و سماجی قائدین تشریف لا رہے ہیں
تمام اہل اسلام سے جوق در جوق شرکت کی اپیل ہے
زیر اہتمام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کراچی
برائے رابطہ
021-32780337
021-32780340
پشاوری پرنٹرز کراچی 0315-3796371 0331-3796371
Email:peshawari371@gmail.com
چلو چلو مزار قائد کراچی چلو